www.novelsclubb.com
تو چاند تمہیں دیکھتا ہے
ناولز کلب
از قلم امیر حمزہ راجپوت
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

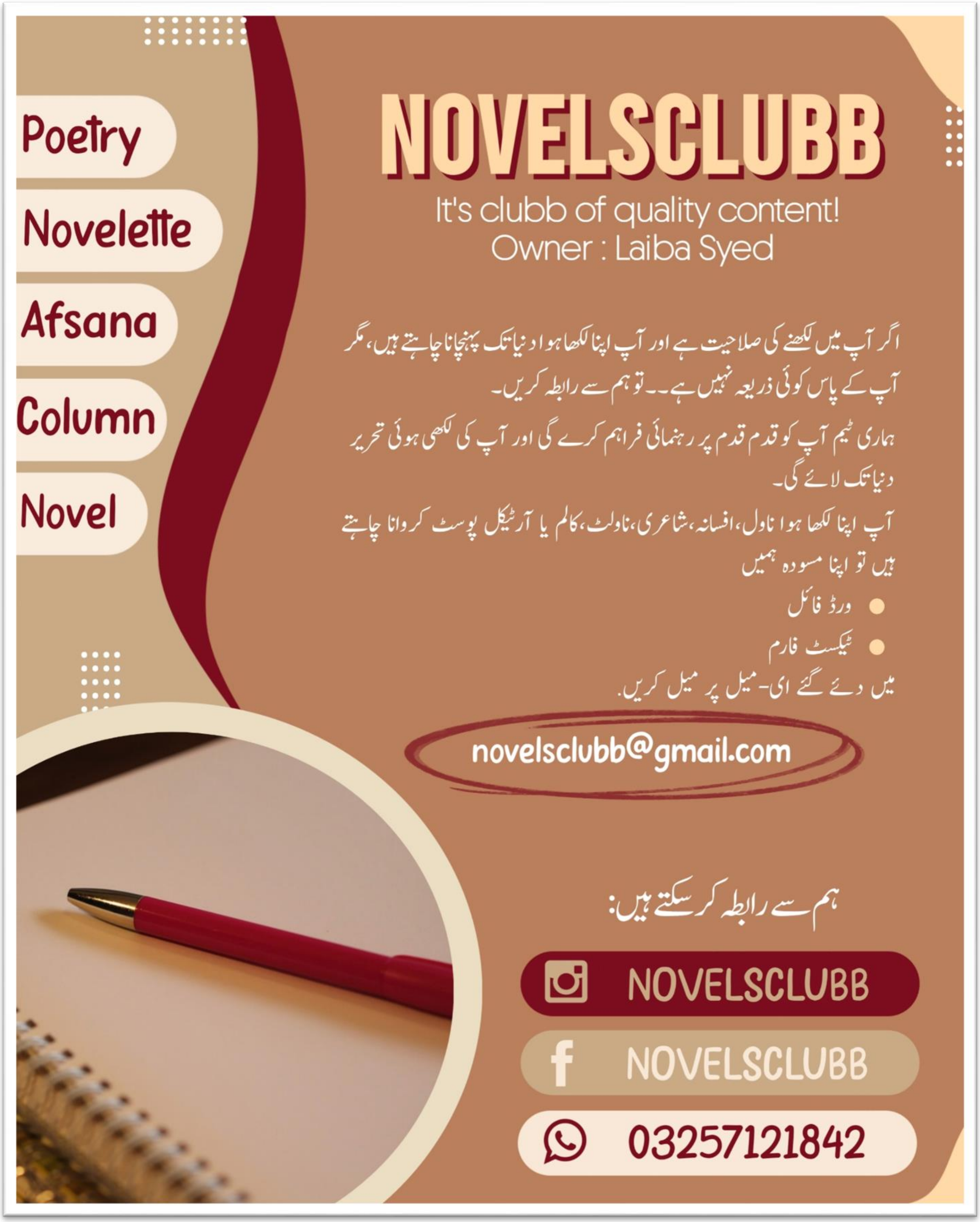
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر
آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر
دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے
ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں۔
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

تو چاند تمہیں دیکھتا ہے

از قلم

امیر حمزہ راجپوت

www.novelsclubb.com

تو چاند تمہیں دیکھتا ے

از قلم: امیر حمزہ راجپوت

قسط 2

وہ بے سود بھاگ رہی تھی۔ بھاگتے بھاگتے وہ دھڑام سے زمین پر گری۔ اس کا چہرہ زمین پر لگنے سے ہونٹوں سے خون بہنے لگا۔ اس کی انکھیں پتھرا گئیں۔ وہ پتھر آنکھیں لیے بے سود پڑے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔ وہ دوبارہ اٹھ کر بھاگنے لگی۔ اسے تو بھاگنا ہی تھا آخر جو اس نے کھویا تھا۔ وہ ہر چیز سے بڑھ کر تھا۔ وہ کیا کچھ نہیں تھا اس کے لیے۔

قتل سے قبل

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نسا کومات دینے کے بعد وہ اپنے بڑے سفید پنکھ پھلائے فضاؤں پر راج کر رہی تھی اسے اپنے کان میں وائبریشن محسوس ہوئی۔

جی گروہ۔۔جی ہاں۔۔۔پھول اب میرے پاس ہی ہے۔جب وہ کسی سے کانٹیکٹ کرتی تو اس کے کان میں وائبریشن محسوس ہونے لگتی۔

پر کیوں؟ نیلا پانی نہیں ملا؟۔۔۔۔اچھا۔وہ افسردگی سے بولی۔ چلیں ٹھیک ہے۔میں کل آجاؤں گی۔اپ ارام کر لیں۔ گروہ کی شاید طبیعت بگڑ گئی تھی۔اس لیے گل کو افسردگی سے لوٹنا پڑا۔اب وہ ایک بلند و بالا پہاڑ پر سے گزر رہی تھی اس کی دماغ میں اچانک جھماکہ ہوا اور وہ ماضی میں چلی گئی۔

پانچ سال قبل۔

سر سبز پہاڑوں کی اس وادی کے خوبصورت منظر کو ماحول نے خاصا بدصورت کر دیا تھا۔گل نے سناٹے دار تھپڑ حاطب کو دے مارا تو وہاں عائشہ آ پہنچی۔اس نے گل کو یہ سب کرتے دیکھ لیا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بھائی پر ہاتھ اٹھانے کی۔ہاں۔۔۔۔عائشہ کا پارہ بہت ہائی تھا۔ جبکہ گل کو چپ سی لگ گئی۔وہ بس یک ٹک اسے دیکھے گئی۔حاطب نے خاموش نظروں سے عائشہ کو خاموش کرانا چاہا لیکن وہ ناکام رہا۔

منہ توڑ جواب کیوں نہیں دے رہے اسے۔۔۔۔۔۔وہ حاطب کی طرف پلٹی۔گل گم سم اسے دیکھے گئی۔وہ دوست تھی اس کی۔نہ جانے کتنے سالوں سے وہ ساتھ تھی۔وہ ہر کسی سے لڑ سکتی تھی مگر دل میں رکھے لوگوں کو بے عزت نہیں کر سکتی تھی۔وہ جانتی تھی کہ عائشہ اس کی بجائے اپنے بھائی کی طرف داری کرے گی۔سو وہ چپ رہی۔البتہ اس کی انکھیں نہ چپ رہ سکیں۔وہ بہنا چاہ رہی تھیں،سو سمندر میں بدل گئیں۔حاطب نے عائشہ کو بازو سے پکڑا اور چلنے لگا کہ عائشہ نے بازو چھڑالیا اور واپس گل کی طرف پلٹی۔کچھ دیر کے لیے سناٹا سا چھا گیا۔عائشہ خاموش نظر سے اسے دیکھی گئی۔اسے اپنے دل میں کچھ بہت برا محسوس ہو رہا تھا۔یہ غلطی میں کبھی معاف نہیں کروں گی سمجھی تم۔۔۔اب عائشہ بولی تو اواز میں نہ کوئی غصہ تھا نہ جلال۔ایک افسوس تھا جو بھرم ٹوٹنے پر ہوتا ہے۔جو دیوار اعتماد کے گرنے پر ہوتا ہے۔عائشہ کی انکھوں میں بادل چھا گئے۔منظر دھندلا سا ہو گیا۔وہ مسلسل گل کی انکھوں میں اترتی نمی کو دیکھ رہی تھی ۔دونوں سہیلیوں کی دل سینے میں کچھ ٹوٹ کر بکھر گیا تھا۔اب حاطب نے دوبارہ عائشہ کا بازو

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پکڑا اور چل دیا دونوں بھائی بہن جا رہے تھے۔ دور۔ بہت دور۔ جبکہ وہ نمک کا مجسمہ بنے کھڑی انہیں دور جاتا دیکھ رہی تھی۔ دوسروں کے غموں کو انجوائے کرنے والے بھی اب چل دیے ۔گل اکیلی کھڑی رہ گئی۔اسے لگا کہ وہ کبھی وہاں سے ہل نہیں پائے گی۔ مسافر منزلوں کو پہنچ جائیں گے۔ صدیاں بیت جائیں گیں۔ پر وہ نمک کا مجسمہ وہی ٹھہرا رہے گا۔ چند لمحے بعد وہ اپنے خیمے میں موجود تھی۔ زینب منہ پھلائے بیٹھی تھی۔ گل نے سست روی سے اپنا سامان پیک کرنا شروع کیا۔ ہر چیز بہت اہستہ ہو رہی تھی۔ یاں شاید وقت کو گزرنا ہی نہیں تھا۔

گل کیا تم جا رہی ہو؟ خیمے میں داخل ہوتی لُبنی نے پوچھا۔ وہ بھی گل کی دوست تھی۔ لیکن بیسٹ فرینڈ صرف زینب تھی۔ زینب نے ایک افسوس بھری نگاہ گل پر ڈالی۔ پھر واپس منہ پھیر لیا۔

ہوں۔ گل بس اتنا ہی کہہ پائی۔ گل کے سامان کے ساتھ ہی عائشہ کا سامان پڑا تھا۔ عائشہ کا بیگ بھی کھولا پڑا تھا گل کی نظر عائشہ کے بیگ میں رکھی ایک مردانہ رسٹ واچ پر پڑی۔ تو وہ ہلکی سبز پتھر انکھ کے لیے چند لمحے اس رسٹ واچ کو گھورتی رہی۔ عائشہ کا رخ دوسری طرف تھا۔ گل نے ایک نظر عائشہ کو دیکھا پھر رسٹ واچ اٹھا کر اپنے بیگ میں رکھ لی۔ چند گھنٹوں بعد وہ اپنے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گھر پہنچ چکی تھی۔ وہ بیڈ پر بیٹھی ہاتھ میں ایک فوٹو فریم تھا۔ دن کا سارا منظر اس کے ذہن میں کسی فلم کی طرح چل رہا تھا۔ جب اسے حاطب کو مارا تھپڑ یاد آیا تو اس نے درد سے آنکھیں میچ لی۔

احمر کو جب گونگٹ کی اڑ میں کسی نے انجیکشن لگایا تو وہ چند لمحے بے ہوش پڑا رہا۔ پھر اس نے ہوش سنبھالا تو اسے اپنے دماغ میں ٹیسٹیں اٹھتی محسوس ہو رہی تھیں۔ اسے بے وجہ غصہ ارہا تھا۔ وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ ہو کیا رہا ہے۔ وہ اٹھا۔ خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی اور نچلے فلور کی طرف چل دیا۔

جہانگیر صاحب اور بلقیس بیگم کھانے کے ٹیبل پر بیٹھے تھے۔ وہ دونوں اب بھی زخمی تھے۔

کل افس سے چھٹی کر لینا۔ میں کام دیکھ لوں گا۔ وہ محبت سے بول رہے تھے۔

ایک دن چھٹی کر لوں تو افس میں طوفان آ جاتا ہے۔ گزشتہ چھٹی کرنے پر اتنی امپورٹنٹ فائلز مس ہو گئی تھیں۔۔ میں اب یہ رسک نہیں لے سکتی۔ وہ کانوں کو ہاتھ لگائے ہوئے بولیں

۔ جیسے تم چاہو۔ وہ مسکرا کر بولے۔ وہ سمجھتی تھی کہ افس صرف ان کی سر چل رہا ہے۔ وہ ایسی ہی تھی فیملی فنکشنز پر بھی افس کی باتیں کرنے والی۔ مغرور بھی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اج احمر افس نہیں ایا۔اس کی طبیعت تو ٹھیک ہے ؟

جانے احمر کا خدا۔میں کیا ہر وقت اسی کو سوچتی رہتی ہوں۔جو اپ مجھ سے پوچھ رہے ہیں۔وہ تو برا ہی منا گئیں۔

اچھے لڑکے دونوں بھائی۔تم کیوں انہیں نا پسند کرتی ہو؟وہ خفا ہوئے۔

تم جانتے ہو مجھے کرائے دار ایک نظر نہیں بھاتے۔شاید اونر اور ٹیننٹس کا ریلیشن ہی ایسا ہے۔ اب کہ وہ نرمی سے بولیں۔جہانگیر محض مسکرا دیے۔گل کھانے کے ٹیبل پر ا بیٹھی ہے۔

اب اپ کیسے ہیں؟گل نے گلاس میں پانی انڈیلتے ہوئے پوچھا۔کچھ دیر خاموشی چھا گئی۔گل کا پانی ڈھیلتا ہاتھ رک گیا۔

تم کیسے جانتی ہو کہ اج کیا ہوا؟ماما نے قدر حیرت سے پوچھا۔تو وہ ان دونوں کو دیکھنے لگی۔

احمر نے اپ دونوں کو ہاسپٹل میں دیکھا تھا۔تو اس نے مجھے کال کر دی۔ایکچولی ہوا کیا تھا؟وہ معصوم بنتے ہوئے بولی۔

کچھ نہیں۔۔۔۔تم پریشان مت ہو۔۔زندگی میں اتار چڑھاؤ اتار ہتا ہے۔جہانگیر صاحب شفقت سے بولے۔کچھ دیر سے ناٹے کی حکمرانی رہی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہاری ماں کو کہنا چاہتی ہے۔جہانگیر صاحب نے خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔گل نے ماں کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

میں۔۔۔میں۔۔۔کہنا چاہتی ہوں کہ اگر تم افس نہیں انا چاہتی۔۔۔۔تو تم ۔۔۔۔اف لے سکتی ہو۔۔اور چند ماہ بعد دوبارہ جوائن کر لینا۔وہ کھانا کھاتے ہوئے بولیں۔

قسم سے۔۔۔۔۔۔گل اس قدر جوش و خوشی سے بلند اواز میں بولی کہ وہ دونوں حیرت سے اسے دیکھنے لگے۔

ائی ایم سوری۔۔۔۔۔۔وہ قدرے شرمندہ ہوئی۔وہ خوشی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

کچھ اور بھی کہنا ہے۔۔۔جہانگیر صاحب نے نرمی سے کہا۔

بابا کل صحیح۔۔۔۔میں احمر سے ملنے جا رہی ہوں۔وہ بولتے ہوئے نکل پڑی۔اب وہ احمر کے کمرے میں جا پہنچی۔وہ کتاب میں غرق تھا۔

ارے واہ یہ کارٹون کی اولاد کتاب پڑھ رہی ہے۔اج کل بڑے کرشمے ہو رہے ہیں۔وہ ہاتھ اٹھائے خوشگوار حیرت سے بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اؤ میڈم۔۔۔۔۔ بڑی خوش لگ رہی ہو۔۔۔ خیریت ہے۔۔ایک منٹ۔۔۔مجھے گیس کرنے دو۔۔ تمہارے بابا اور ماما کی زبردست جنگ؟اس نے تصیح چاہی۔ مسکراتی گل نے انکھیں سیکوڑتے نفی میں سر ہلایا۔ کسی فرینڈ کا بریک اپ ہو گیا؟وہ سوچتے ہوئے بولا۔

او ہو۔۔اس نے انکار کیا۔احمر نے سرد اہ بھری۔اوکے۔۔۔۔میں ہار مانتا ہوں۔اس نے ہتھیار ڈال دیا دیے۔مجھے افس سے اف مل گیا ہے۔فاران لیمیٹڈ ٹائم۔۔۔۔وہ قدر جوش سے بولی۔

اف خدایا۔۔۔۔۔ قسم سے۔۔اگر کام چوروں کی میرٹ لسٹ لگتی تو گل جہانگیر کا نام ٹاپ پر ہوتا۔وہ دھیمی مسکراہٹ لیے بولا۔

تم جو مرضی کہو۔۔۔۔میں فل انجوائے کروں گی۔۔وہ جومتے ہوئے بولی۔

پاگل لڑکی۔۔۔احمر نے مسکراتے ہوئے سر جھٹکا۔

اب ہم ائس کریم کھانے جا رہے ہیں۔وہ حکمیہ بولی۔

صرف تم جا رہی ہو۔مجھے ابھی افس کا کام کرنا ہے۔وہ ٹیبل سے فائلز اٹھاتے ہوئے بولا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اگر تم نہیں گئے۔۔۔۔تو صبح ٹی وی پر خبر ہو گی۔۔۔کہ ایک مشہور و معروف کارٹون ویو راس دنیا فانی سے کوچ کر گیا۔وہ فضا میں ہاتھ بلند کیے جو شیلے انداز میں بول رہی تھی۔

اچھا۔اچھا۔۔۔چلتے ہیں۔بس یہ خبر مٹا دو۔ہنستے ہوئے بولا۔

تم رکو میں واجد بھائی کو لے کر آتی ہوں۔اب وہ واجد کے کمرے میں جا پہنچی۔

گل پلیز تنگ مت کرو۔۔میں نہیں اسکتا۔۔۔وہ تھکے تھکے لہجے میں بول رہا تھا۔

ایویں نہیں اس سکتا۔۔۔۔سارا دن اوارہ گردی کرتے ہیں۔جب میں کہیں جانے کو کہوں تو تھک جاتے ہیں۔وہ مصنوعی ناراضگی سے حق جتا رہی تھی۔

اچھا بابا ناراضگی کیوں ہو رہی ہو۔چلے جاتے ہیں۔احمر چل رہا ہے نا۔۔۔واجد بھائی نے نرمی سے پوچھا۔جی ہاں۔تیار ہو رہا ہے۔باقی دوست بھی چل رہے ہیں۔وہ مسکرا کر بولی۔ہاں بھئی ۔۔۔تمہیں کیسے منع کر سکتا ہے۔۔واجد بھائی نے اسے چھیڑتے ہوئے کہا۔

اب میں چلتی ہوں۔اپ بھی جلدی سے تیار ہو جائیں۔وہ شاور لینے چلے گئے۔گل کمرے سے نکلنے والی تھی کہ اس کی نظر زمین پر پڑی ہوئی سفید شرٹ پر پڑی۔امجد بھائی بھی نا ذرا احتیاط نہیں کرتے اس نے سوچتے ہوئے زمین سے شرٹ اٹھائی۔تو اس شرٹ سے گندی سی بدبو اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کے نتھنوں سے ٹکرائی۔اس نے قدر حیرت سے شرٹ کو گھورا۔پھر ٹیبل پر رکھ کر باہر نکل ائی ۔گل واجد کو بڑا بھائی مانتی تھی۔اکثر وہ احمر واجد بھائی اور باقی دوستوں کے ساتھ اؤٹنگ پر جایا کرتی تھی۔گل اپنے دوستوں کے ہمراہ ریسٹورنٹ میں خوش گپیاں میں مصروف تھی۔

قسم سے۔۔۔ماما کی دریادلی نے مجھے حیران کر دیا ہے۔اب تو مزے ہی مزے ہیں۔وہ جوش و خروش سے بول رہی تھی۔

اب بس بھی کرو۔ورنہ میں انٹی سے کہہ کر تمہاری چھٹی ختم کروادوں گا۔احمر مصنوعی خفگی سے بولا۔

ہاں بھئی تمہاری بات تو ضرور مانے گیں۔کافی فیورٹ جو ہوان کے ہاں۔۔۔گل طنزیہ بولی تو سب ہنس دیے۔

گل تم نے کہا تھا کہ اج تم ایک انٹرسٹنگ سٹوری سناؤ گی۔کیا ہے وہ؟زینب نے مسکراتے ہوئے دریافت کیا۔

ہاں سناتی ہوں۔۔۔احمر کیا سنادوں۔۔؟گل نے شرارتی انداز میں پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سنالو بھائی تم خوش ہو لو میری خیر ہے۔وہ مصنوعی ناراضگی کے تاثرات لیے بولا۔واجد بھائی کوئی پرابلم ہے۔۔۔۔۔یا کوئی۔۔۔۔پرائیویٹ کال انی ہے۔واجد بار بار موبائل چیک کر رہا تھا تو گل نے ستانے والے انداز میں پوچھا۔

نہیں تو۔۔۔۔میں تو بس۔۔۔۔ایک کچھ ڈاکومنٹ چیک کر رہا تھا۔وہ قدرا الجھا ہوا لگ رہا تھا۔

ڈاکومنٹس۔۔۔۔اااااا۔۔۔۔۔وہ سب باجماعت بلند اواز میں بولے تو واجد بھائی مسکرا دیے۔

اتنے میں ایک ویٹر قریب ایا۔ان سب نے کھانا ارڈر کیا چلو اب میں کہانی سناتی ہوں۔گل کہتے ہوئے میز پر بڑے گلدان کو دیکھتے ہوئے ماضی کی گہری کھائیوں میں جا گری۔منظر بدلا گل سکائی بلیو اوور کوٹ بلیک پین شرٹ پہنیں اور بالوں کو کندھوں پر پھیلائے ہوئے تھی۔اس کے ساتھ ایک پانچ سالہ ننھی لڑکی تھی۔وہ دونوں ریلوے اسٹیشن پر موجود تھیں۔نیلم کہاں رہ گئی تمہاری ماما؟۔۔وہ ہجوم میں سے عائشہ کو تلاش کرتے ہوئے بولی

پتہ نہیں۔۔۔گھر میں بھی بابا کی دسویں اواز پر اتی ہیں۔۔۔۔نہ جانے کس دنیا سے ائی ہیں۔پانچ سالہ نیلم معصومانہ انداز میں اپنی ماما علینہ کی شکایت کر رہی تھی۔گل اس کی بات پر ہنس دی۔

تو تمہارے بابا کیا کہتے ہیں؟گل نے قدرے دلچسپی سے پوچھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ کہتے ہیں نیلم۔۔۔کیا ہم نئی ماما لے ائیں ؟ یہ تو بات ہی نہیں مانتی۔وہ ننھے ہاتھ ہلا کر باتیں سنا رہی تھی۔

تو تم کیا کہتی ہو؟ گل نے قدر تجسس سے پوچھا۔وہ دونوں ہجوم میں سے گزر رہی تھی۔

میں۔۔۔میں کہتی ہوں چھوڑیں باباپ بھی کافی پرانے ماڈل کے ہیں۔کیا کریں نہیں ماماکا۔وہ شرارت سے بولی۔تو گل نے اتنا زوردار قہقہا لگایا کہ ارد گرد لوگ انہیں دیکھنے لگے۔

گل اپی۔وہ رک کر بولی۔علینہ گل کی پھوپھو کزن تھی اور نیلم گل کی بھانجی وہ تینوں بازار شاپنگ کے لیے ائی تھیں۔

کیا ہوا؟ گل نے رک کر پوچھا۔

مجھے ڈوریمون کے پوسٹر زچاہیے۔وہ دیکھیں سامنے سٹال لگا ہے۔نیلم نے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اوہو۔۔۔تم کیا کروگی پوسٹر زکا؟ گل نے شکل بھسورتے ہوئے کہا۔

میں چھوٹی سی بچی ہوں۔مجھے یہ چیزیں پسند ہیں۔وہ معصومانہ انداز میں بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اللہ۔۔تم چھوٹی بچی ہو۔۔۔۔۔باتیں تو ساس بہو ٹائپ کرتی ہو۔گل نے قدر حیرت سے کہا۔

پھر وہ دونوں ہنسنے لگیں۔

چلو بھائی لے لیتے ہیں پوسٹرز۔وہ کہ کر سٹال کے قریب پہنچ گئیں۔وہاں موٹو پتلو، شیوا، بینٹن سب کے ڈھیروں پوسٹر تھے۔

بھائی۔۔۔ڈوریمون کا پوسٹر دے دیں۔گل نے خریدار کے سے انداز میں کہا۔

باجی وہ تو ختم ہو گیا۔ایک ہی رہ گیا تھا۔وہ بھی ان صاحب نے خرید لیا ہے۔دکاندار نے وہاں کھڑے ایک لڑکے کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اچھا۔۔۔نیلم کوئی اور دیکھ لو۔گل نے افسردگی سے کہا۔

نہیں نہیں مجھے یہی چاہیے۔اپ جانتی ہیں مجھے ڈوریمون اچھا لگتا ہے۔وہ ضد کر رہی تھی۔

لیکن اسے کوئی اور خرید چکا ہے۔گل نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

اپ اس لڑکے سے بات کریں وہ ہمیں دے دیں گے۔

نیلم۔گل شکایتی انداز میں بولی۔

پلیز وہ دے دے گا۔وہ بضد تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹھیک ہے۔میں بات کرتی ہوں۔گل نے

ہار مانتے ہوئے کہا۔اب وہ دونوں چل کر اس لڑکے کے قریب پہنچ گئیں۔وہ اونچا لمبا ہینڈ سم چھوٹی انکھوں والا گندمی رنگ والا باریک داڑھی مونچوں میں وہ خاصہ وجیہہ لگ رہا تھا۔ایکسکیوز می گل نے اسے مخاطب کیا۔

جی۔لڑکے نے بے تاثر چہرہ لیے کہا۔

ایکچولی۔۔یہ پوسٹرز کیا۔۔۔یہ ہمیں مل سکتے ہیں؟وہ ہچکچاتے ہوئے بولی۔

ائی ایم سوری۔۔۔یہ۔۔۔یہ اپ کو نہیں مل سکتے۔وہ نرمی سے بولنا۔

مجھے یہی چاہیے۔۔۔گل اپی۔وہ افسردگی سے بولی۔گل نے اس مرتبہ خاموش نظروں سے اس لڑکے کو دیکھا۔اتنے میں ایک اور 30 سالہ لڑکا اس کے قریب اکھڑا ہوا۔

احمر۔۔قسم سے۔تم نہیں بدلو گے۔اس عمر میں بھی کارٹون دیکھنا اور پوسٹرز خریدنا۔اف۔۔۔ وہ لڑکا قدر افسردگی سے بولا۔وہ اپنی ہی دھن میں تھا۔اچانک اس کی نظر گل اور نیلم پر پڑی تو وہ شرمندہ ہوا۔

اپ نے۔۔۔یہ اپنے یہ پوسٹرز اپنے لیے خریدے ہیں؟گل کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ن۔۔نہ۔۔ نہیں تو۔۔۔احمر قدرے شرمندہ ہوا۔دیکھیں گل آپی۔۔۔یہاں تو مجھ سے بھی چھوٹے بچے ہیں۔۔انہیں پوسٹرز کی زیادہ ضرورت ہے۔(گل نے نیلم کو گھورا۔) چلیں اب چلتے ہیں۔۔۔۔ورنہ بچہ روپڑے گا۔۔ نیلم نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔احمر نے غسیلی نگاہیں نیلم پر ڈالیں اور چلنے کے لیے مڑ گیا۔ گل اور نیلم نے ایک دوسرے کو دیکھا۔اور قہقہے لگا کر ہنسنے لگیں۔احمر نے مڑ کر انہیں دیکھا تو وہ دونوں چپ ہو گئیں۔احمر کا بھائی واجد بھی ہنسی پر قابو پانے لگا۔پانچ سال پہلے وہ گل اور احمر کی پہلی ملاقات تھی۔اب ماضی کی سحر سے ازادی حاصل کیے گل اپنے دوستوں کے ساتھ ریسٹورنٹ میں تھی۔وہ پانچ سال پرانے منظر سے نکل ائی تھی ۔وہاں بھی سب دوستوں نے قہقہا لگایا۔اس بار احمر نے برا نہیں منایا۔

میں ایک ضروری کال اٹینڈ کر لوں۔واجد نے کہا اور اٹھ کر باہر کی جانب چل دیا۔

احمر ویسے کب کارٹون ورڈ سے نکلو گے ؟زینب نے شکاتی نظروں سے گھورا۔

اف یار۔۔۔۔تم لوگوں نے تو مجھے ذلیل کر دیا ہے۔کارٹون نہ ہوئے کوئی چوری ہو گئی۔اس بار مصنوعی ناراضگی سے بولا۔گل کے موبائل کی رنگ بجی۔

ماما کی کال ہے۔میں ریسیو کر لوں۔گل نے کہا اور اٹھ کر باہر چل دی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جی مما۔۔بس ادھے گھنٹے تک پہنچ جاؤں گی۔اوکے خدا حافظ۔اس نے کال کاٹی اور واپس مڑنے لگی تو اس کی نظر واجد بھائی پر پڑی۔جو کہ کال پر کسی سے بات کر رہے تھے۔اس کا رخ دوسری جانب تھا۔گل کو بہت تجسس ہوا۔یہ یقیناً اپنی گرل فرینڈ سے بات کر رہے ہوں گے۔اج انہیں رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہیے۔گل نے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ طاری کیے سوچا اور واجد کی جانب چل دی۔

چند لمحے بعد وہ گھر پہنچ چکی تھی۔گل اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ کے سامنے جم کر بیٹھی تھی بلقیس بیگم کمرے میں ائیں۔

ماما اپ مجھے بلا لیتیں۔میں اجاتی۔گل نے لیپ ٹاپ کو پرے ہٹایا اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئ۔

مجھے تم سے کچھ کہنا تھا۔ماما تمہید باندھنے لگیں۔

بولیں میں سن رہی ہوں۔گل متوجہ ہوئ۔

کل ماریہ ارہی ہے وہ سنجیدگی سے بولیں۔

اوکے۔۔۔مجھے کیا کرنا ہے؟اس نے نرمی سے پوچھا۔

ازلان بھی ارہا ہے۔ بلقیس بیگم نظر جھکا کر بولیں۔ توگل کے ابرو تن گئے۔ اچانک اس کے چہرے کے اثرات بدلنے لگے۔ اسے کمرے میں کاربن ڈائی اکسائیڈ کی مقدار بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ وہ خود کوئی ریلیکس کرنے کے لیے اٹھ کر کھڑکی کی جانب بڑھ گئی۔

اور اپ اسے انے دے رہی ہیں۔ وہ غصہ دباتے ہوئے بولی۔

میں اسے کیسے روک سکتی ہوں۔ وہ قدرافسردگی سے بولیں۔

میں کل دبئ جارہی ہوں۔ ایک ہفتے تک لوٹ اؤں گی۔ وہ کھڑکی سے باہر کھڑی دراز قد عمارتوں کو دیکھ رہی تھی۔

بیٹا اتنا اچانک۔۔۔۔۔۔۔سب خیر تو ہے۔ وہ فکر مندی سے بولیں۔

پریشان مت ہوں میں ایک ٹور پر جارہی ہوں۔ زینب اور باقی دوست بھی جارہے ہیں۔ ایک ہفتے تک لوٹیں گے۔

جیسے تمہاری مرضی۔۔۔انہوں نے گہری سانس لے کر کہا۔ اب وہ چلنے لگی۔ اچانک کسی خیال کے تحت رک گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گل ایک اچھی خبر بھی ہے۔۔بلکہ ایک سرپرائز ہے۔اپ کہ وہ مسکرا رہی تھیں۔پہلی خبر کو تو ہضم کر لوں پھر دوسری بھی سن لوں گی۔وہ خفا تھی۔بلقیس بیگم نے ایک گہری نظر اس پہ ڈالی پھر چل دی۔گل بالکل خاموش تھی۔جامد۔ساکت۔نہ جانے کتنے پل وہ یوں کھڑکی کے سامنے کھڑی رہی۔چند گھنٹے قبل ریسٹورنٹ میں کیے ڈنر کو فراموش کر چکی تھی۔اب وہ اپنے کمرے سے نکلی اور احمر سے ملنے چلی گئی۔

-----------------◇◇◇◇◇◇-----------------

۔

بڑے گھیر اؤ والا لہنگا زیب تن کیے صحرائی حور اپنی کانچ سے بھوری انکھیں حاطب خان پر جمائے کھڑی تھی۔جبکہ وہ تینوں سانپ نفرت کی اہ بھرتے حور پر توجہ مرکوز کیے ہوئے تھے۔ پلیز میری مدد کریں۔۔کانچ سے بھوری انکھوں والی حور نے بلند اواز میں پکارا۔تو حاطب خان ،جو کہ سیار شلوار قمیض زیب تن کیے ہوئے تھا اس کی مدد کو اٹھ کھڑا ہوا۔اس نے ایک نظر دلہن کے لباس میں سجی ہوئی حور کو دیکھا۔پھر سانپوں کو گھورنے لگا۔حاطب کے قریب کچھ کھجور کے پتے بکھرے پڑے تھے۔اس نے ان پتوں کو تھاما اور بھاگتا ہوا حور کے پاس جا پہنچا ۔اب وہ سانپ ان دونوں کو گھور رہے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپ۔۔۔۔اپ۔۔پریشان مت ہوں۔۔وہ پھولے ہوئے تنفس سے بمشکل کہہ پایا۔۔

یہ ابھی چلے جائیں گے۔اس نے مزید کہا۔حور اس کے پیچھے کھڑی تھی۔اس نے وہ کھجور کے پتے ان سانپوں پر پھینکے۔پھر۔۔۔پھر کیا ہوا۔۔جو ہوا وہ غیر متوقع تھا۔وہ سانپ غائب ہو گئے۔حور کو یہ دیکھ کر زبردست جھٹکا لگا۔وہ یک ٹک اپنی طرف پشت کیے ہوئے ادمی کو دیکھنے لگی۔

میں نے کہا تھانا۔۔۔کہ اپ کو کچھ نہیں ہوگا۔وہ ہانپتے ہوئے بولا۔وہ بس اسے دیکھتے رہ گئی۔اس کی ہلکی کانچ سی بھوری انکھیں حاطب خان کی گہری بھوری انکھوں سے ٹکرائیں۔تو چند لمحے وہ گم سی ہو گئی۔نہ جانے کیا تھا ان گہری بری انکھوں میں جو وہ کھوجنا چاہتی تھی۔شاید وہ اپنا معصوم دل ہار چکی تھی۔شاید وہ وادی عشق میں اتر رہی تھی۔

اپ ٹھیک ہیں۔۔۔حاطب نے قدر حیرت سے دریافت کیا۔تو وہ محض سر ہلا کر رہ گئی۔جبکہ اس کی کانچ سی بھوری انکھیں ابھی بھی حاطب خان کی انکھوں میں اتری ہوئی تھیں۔

یہ۔۔۔۔یہ جادوئی صحرا کا مشرقی حصہ ہے۔یہاں سانپ وغیرہ اتے رہتے ہیں۔اپ پریشان مت ہوں۔وہ اس کے خود کو گھورنے پر غیر ارام دہ محسوس کر رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پر وہ غائب کیسے ہو گئے۔ حور نے خود کو کہتے سنا۔

یہ اصلی سانپ نہیں ہوتے۔اس جادو گر کی چال ہے اور یہ نقلی سانپ۔۔ میرا مطلب جادوئی سانپ۔۔ کھجور کہ پتوں کے چھونے سے غائب ہو جاتے ہیں۔۔ گہری بری انکھوں والے لڑکے نے مزید کہا۔حاطب کو حور کا دیکھنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔حاطب نے نظریں جھکاں میں۔

مجھے سرخ اب چاہیے۔۔ حور نے کہا تو اس نے سوچتی نظروں سے حور کو دیکھا۔

او۔۔اس کا مطلب ایک اور انسان اس جادو گر کے ظلم کا شکار ہو چکا ہے۔وہ افسوس سے بولا تو حور زخمی سا مسکرائی۔

ائیں میں اپ کی مدد کرتا ہوں۔

سورج اب دم توڑ چکا تھا،رات اپنے گہرے سیاہ بال پھیلانے میں مصروف تھی۔وہ دونوں صحرائی سرزمین پر چل رہے تھے۔یہ طویل سفر انہوں نے خاموشی سے طے کیا۔

اپ یہاں کیسے قید ہوئے۔۔ حور نے گفتگو کا اغاز کیا۔۔

وہ اگے اگے چل رہا تھا۔حور کے سوال پر پلٹ کر اس نے حیرت سے اسے دیکھا اور جواب کچھ نہ دیا۔

اپ۔۔اپ کیسے قید ہوئیں ؟اس نے الٹا سوال کر دیا۔

میں۔۔میں نہیں جانتی۔وہ زخمی سا مسکرائی۔تو اس نے ایک بار پھر پلٹ کر اسے دیکھا۔

کیوں؟

کیونکہ میں اپنی یادداشت کھو چکی ہوں۔

اب اس کا چہرہ بے تاثر تھا۔میں پانچ سال سے یہاں قید ہوں اس سے پیچھے کا مجھے کچھ بھی یاد نہیں۔حور نے مزید کہا۔

حاطب کو بے اختیار ہلکی سبز انکھوں والی لڑکی یاد ائی۔ایک سایہ اس کے چہرے پر سے گزر گیا۔

کاش میں بھی یاداشت کھو چکا ہوتا۔وہ افسوس سے بھڑ بھڑایا۔اور واپس پلٹ کر چلنے لگا۔اب وہ صحرا کے اس حصے میں پہنچ چکے تھے جہاں کیکٹس کے پودے صحرائی سرزمین کو اپنے وجود سے خوبصورتی بخش رہے تھے۔

اپ یہیں رہیں رکیں۔۔۔حاطب نے اسے کہا۔تو اس نے محض سر ہلایا۔اب وہ کیکٹس کے پودوں کے درمیان سے گزر رہا تھا۔وہ پودے ابھی چھوٹے تھے اور خاصے فاصلے پر اگے ہوئے تھے۔حاطب بڑی احتیاط سے گزرتے ہوئے اس جگہ پہنچ گیا جہاں سرخ اب کا تالاب تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تالاب کا پانی دیکھ کر اس کے چہرے پر ایک چمک سی نمودار ہوئی۔ وہ مسکرایا۔ پھر اچانک اس کے ہاتھوں سے طوطے اڑ گئے۔ اس کے چہرے کے اثرات بدل گئے۔ چند لمحے وہ سوچتا رہا۔ پھر وہ بھاگتے ہوئے حور تک جا پہنچا۔

کیا ہوا؟۔۔۔ اپ ٹھیک تو ہیں۔ حور نے اسے اپنی طرف اتے دیکھا تو فکر مندی سے پوچھا۔

کیا اپ کے پاس کوئی چیز ہے جس میں سرخ اب انڈیلنا ہے۔

اف خدایا۔۔۔ میں تو کچھ نہیں لائی اب کیا ہو گا۔ وہ قدرے فکر مند ہوئی۔ اتنی طویل مسافت کرنا رائگا ہو گیا۔ وہ بھڑ بھڑائی۔ کچھ دیر خاموشی کی حکمرانی رہی۔

اندھیرا پھیل چکا ہے۔۔ اب اپ واپس چلی جائیں۔ حاطب نے سوچتی نگاہوں سے اسے دیکھا۔

میں کیسے جا سکتی ہوں اپ جانتے ہیں کہ آب ہر نئے قیدی کی زندگی کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ وہ قدرے پریشان دکھائی دے رہی تھی۔

اپ چلی جائیں۔۔۔ کچھ دیر تک میں اپ لے کر مغربی صحرا پہنچ جاؤں گا۔ حاطب نے اسے وتسلی دی۔ وہ ہلکا سا مسکرائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ٹھیک ہے۔میں چلتی ہوں۔ کہہ کر اس نے گہری بری انکھوں میں جھانکا تو وہاں اسے درد دکھائی دیا۔حاطب نے ایک بار پھر نظر جھکا لیں۔چند لمحے وہ اس کے چہرے کی معصومیت کو پڑھتی رہی۔پھر وہ سفر واپسی پر نکل پڑی۔اب وہ صحرا کے اس حصے میں پہنچ چکی تھی جہاں رضیہ بیگم اور اس کے لوگ رہتے تھے۔وہ مسلسل مسکرا رہی تھی۔وہ اپنا دل مشرقی صحرا میں ہار ائی تھی۔وہ گہری بھوری انکھوں کا عکس اپنے دل میں اتار لائی تھی۔اب وہ اس جگہ پہنچی جہاں جگہ جگہ جو نپڑیاں بنائی گئیں تھیں۔اچانک اس کی مسکراہٹ غائب ہو گئی۔اسے بڑا جھٹکا لگا۔اس کی انکھیں تالاب میں بدل گئیں۔اس کی پلکوں سے انسو جدا ہونے لگے۔اس پر قیامت گزر چکی تھی۔

-------------------- ◈◈◈◈◈ ----------------------

وہ اسے کبھی معاف نہیں کر پائے گی۔ڈریسنگ مرر کے سامنے بالوں میں برش پھیرتے ہوئے بلقیس بیگم نے افسردگی سے کہا۔

اس کی حرکت ہی ایسی تھی۔ قابل نفرت۔۔بیڈ پر لیٹے ہوئے جہانگیر صاحب قدرے ناگواری سے بولے۔اور وہ اس گھر میں نظر نہیں انا چاہیے۔انہوں نے مزید کہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں اسے کیسے روک سکتی ہوں۔وہ مجبور دکھائی دے رہی تھیں۔

وہ بیٹی ہے میری جو اسے تکلیف دے گا میں اسے معاف نہیں کروں گا۔اس بار وہ دبے دبے غصے سے بولے۔کل تم عمر صاحب کے پاس چلے جانا۔کیونکہ وہ اور ماریا کل ارہے ہیں وہ ڈرتے ہوئے بولیں۔

بلقیس بیگم۔۔۔وہ غصہ ضبط کرنے لگے۔

تم کیوں اپنی بیٹی کو اذیت دے رہی ہو۔اخر کیوں اسے دوبارہ توڑنا چاہتی ہو۔وہ بات جاری رکھتے ہوئے بولے۔

میں مجبور ہوں۔۔اور۔۔اور گل کل دبئی جارہی ہے۔وہ افسردگی سے بولی۔

ہر بار ایسے ہی کرتی ہے زخم چھپانے کی خاطر مختلف ممالک کی خاک چھانتی پھرتی ہے۔اب وہ غم وغصے کے میلے جلے تاثرات کے زیر تھے۔بلقیس بیگم خاموش رہی۔

تم ماضی سے نکل اؤ گل۔بھول جاؤ سب۔احمر نرمی سے اسے سمجھا رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیسے نکل اؤں۔۔کیسے فراموش کر دوں۔۔وہ۔۔سب وہ کوئی خواب تو ہو نا تھا۔حقیقت تھی۔

ایک جان لیوا حقیقت۔وہ روہانسی ہو گئی۔

میں جانتا ہوں مشکل ہے۔پر تم اسی طرح مضبوط رہو جس طرح چند گھنٹے قبل تھی۔

ایک بہادر لڑکی۔جس کی ٹر کس کے اگے کسی کی نہیں چلتی۔تم۔۔۔تم کیسے ایسے اداس ہو سکتی

ہو۔کچھ دیر خاموشی چھائی رہی۔

تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔گل کو کسی کا باپ بھی دکھی نہیں کر سکتا۔وہ خاموشی کو توڑتے ہوئے

بولی اپ وہ تھوڑی بدلی بدلی لگ رہی تھی۔احمر مسکرا دیا۔احمر نے بے اختیار اپنی کان پٹیوں کو

مسلا۔

کل کے لیے پیکنگ کر لی۔گل،احمر اور اپنی دوستوں کو دبئی کے پلان کے بارے میں بتا چکی

تھی۔

ہاں۔۔۔ہاں کر لی وہ اب بھی پہلی گل نہ تھی۔کچھ لمحے ہمیں ہماری حقیقتوں سے میلو دور لے

جاتے ہیں

۔کل کس وقت نکلنا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بجے۔وہ بس اتنا ہی کہہ پائی۔احمر نے ایک بار پھر اپنی کنپٹیاں مسلیں۔ 12

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔وہ فکر مندی سے بولی۔

ہاں۔۔۔شاید تم اب جاؤ۔مجھے اپنی پیکنگ مکمل کرنی ہے۔ویسے بھی رات کافی ہو چکی ہے۔

ٹھیک ہے وہ کہہ کر اٹھ کر چلنے لگی۔

گل۔۔۔۔وہ پلٹ کر دیکھنے لگی۔

تم خوش رہا کرو۔۔۔۔میں تمہیں پریشان نہیں دیکھ سکتا۔۔وہ نرمی سے بولا تو وہ مسکرادی۔پھر کمرے سے نکل گئی۔

سورج اس پانچ منزلہ بلند بالا عمارت کو چمکا رہا تھا۔بلڈ نگ کے دوسرے فلور کے ایک کمرے میں گل ایک بیگ کے قریب کھڑی تھی۔کپڑے،سینڈلز،فیس واش سب رکھ لیا۔اب کیا رہ گیا؟وہ کھلے بیگ میں اشیار کھ رہی تھی۔اس کی ایڑی پر ہلکا سا نیلا دبا نمودار ہونے لگا۔ماما کمرے میں داخل ہوئیں۔

گل۔۔۔یہ کچھ کھانے کی اشیاء ہیں۔یہ بھی لے جانا۔۔وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

تھینکس ماما۔وہ کہہ کر ان کے گلے ملی۔زینب کب تک ائے گی؟ماما نے بے تاثر چہرہ لیے پوچھا۔

پہنچنے والی ہو گی۔ گل گھڑی کو گھور رہی تھی۔

اپنے بابا سے مل لیا۔

جی ہاں۔۔۔اور یہ سامان انہوں نے پیک کیا ہے۔ دھیما سا مسکرائی۔ماما مسکرا کر باہر کی جانب چل دی۔

زینب میں گرو سے ملنے جا رہی ہوں۔اس نے کال ملاتے ہی کہا۔اس کے پاؤں کا دھبہ مزید گہرا نیلا ہو رہا تھا۔وہ اس سے بے خبر تھی۔ جلد لوٹ اؤں گی۔ باقی سب ریڈی ہے؟ وہ جواب سننے رکی۔

خدا حافظ۔اس نے فون رکھا اور عجلت میں الماری کی جانب بڑھی۔ لکڑی کے بوکس سے بلیو روز نکالا۔اسے کندھے پر لٹکائے پرس میں ڈالا اور وہ احمر کو اوازیں دیتی کمرے میں داخل ہوئی۔تو سامنے کا منظر دیکھ کر اس کا دماغ ماؤف ہو گیا۔

کانچ سی سنہری انکھوں سے دیکھا گیا منظر قدر بھیانک تھا۔چند لمحے وہ شاکڈ رہی۔انکھوں میں پانی جمع ہونے لگا۔کانچ سی بھوری انکھیں بے رنگ موتی پر ہونے لگیں۔سب لٹ چکا تھا۔وہ بے اختیار بھاگی۔تو اس کے پراندے اور جھمکوں کے موتی سُر پیدا کرنے لگے۔لیکن وہ دنیاو مافیہا سے بے خبر بھاگ رہی تھی۔اس کا پاؤں پھسلا تو وہ دھڑام سے زمین پر گری۔وہ اٹھی اور پھر بھاگ کر دانیا کے قریب پہنچ گئی۔جو کہ خون سے لت پت زمین پر پڑی تھی حور کے سینے میں درد اٹھنے لگا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا کرے۔وہ سمجھ ہی نہیں پارہی تھی۔کہ ہوا کیا ہے۔

اٹھو دانیا۔۔۔اٹھو۔۔۔یہ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔اٹھ جاؤ۔۔۔وہ دانیا کی منت کر رہی تھی۔وہ خون سے لت پت بے ہوش پڑی دانیا کی چہرے پر نظر ٹکائے ماضی میں گم ہو گئی۔اسے چند دن پہلے کے واقع میں گم ہو گئ۔ مٹی اور کھجور کے پتوں سے بنی جو نپڑیاں چاند کی چاندنی سے نہائے ہوئے تھیں۔جو نپڑیوں سے کچھ فاصلے پر دو 25 سالہ لڑکیاں زمین پر لیٹے اسمان سے پگھلتی چاندنی کو دیکھ رہی تھی۔

تم بالکل سنڈریلا کی طرح خوبصورت ہو۔۔۔ان میں سے ایک لڑکی بولی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ائیں۔۔۔۔۔۔وہ کون تھی۔۔۔کانچ سی بھوری انکھوں والی لڑکی نے حیرت سے پوچھا۔وہ دونوں سہیلیاں تھیں۔ غم وخوشی کے ہر لمحے کی سہیلیاں۔وہ اکثر ایسے چاند کو دیکھتے ہوئے گھنٹوں باتیں کرتی تھیں۔

تم واقعی نہیں جانتی۔۔۔دانیہ نے چاند سے نظریں ہٹا کر حور کو اس سے بھی زیادہ حیرت سے دیکھا

نہیں تو۔۔۔۔حور بھی چاند سے نظریں ہٹائے اسے گھورنے لگی۔

وہ ان لڑکیوں کی مثال ہے جو شہزادوں کا انتظار کرتی ہیں۔جن کی ادھی سے زیادہ زندگی خیالوں میں گزرتی ہے۔۔۔دانیا اب چاند چاند پر نظریں ٹکائے ہلکا سا مسکرا رہی تھی۔کیوں بھئی۔۔۔۔ اتنی فارغ ہیں وہ۔؟حور نے قدر معصومیت سے پوچھا۔

تم بھی نہ۔۔۔۔گفتگو کو بدمزہ کر دیتی ہو۔۔وہ ناراض ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

ارے!۔۔جا کہاں رہی ہو۔۔ابھی تو ہم نے باتیں کرنی ہیں۔معصومیت اب بھی اس کے چہرے سے ٹپک رہی تھی۔

بات تو تم سنتی نہیں۔۔۔دانیاب سینے پر بازو باندھے کھڑی ہو گئی۔

اچھا میری دادی اماں۔۔۔۔۔۔اب اپنی بولتی بند رکھوں گی۔حور مسکرائی اپ بیٹھ بھی جاؤ یار۔۔۔اس نے مزید کہا تو دانیا دوبارہ اس کے ہمراہ لیٹ گئی اور دوبارہ چاند سے بہتی چاندنی کو تکنے لگی۔

ہر سنڈریلا شہزادے کی تاک میں رہتی ہے۔جو اسے پروٹیکٹ کرے،جو اس کی عزت کرے اور اس کے لیے پوری دنیا سے لڑ جائے۔دانیا نے مسکراتے ہوئے بات جاری رکھی۔دونوں کی انکھیں ہنوز چاند پر ٹکی ہوئی تھیں۔

کیا تم نے کبھی کسی شہزادے کو دیکھا۔۔یاں۔۔انتظار کیا کسی کا۔دانیا نے رخ موڑ کر صحرائی حور سے پوچھا۔

نہیں یار۔۔۔میں فیری ٹیلز میں نہیں جیتی۔میں حقیقی دنیا کی لڑکی ہوں۔یہاں کوئی شہزادے نہیں اتے۔یہاں اپنے لیے خود لڑنا پڑتا ہے۔وہ بولی تو اس کے لہجے سے واضح سوگواریت ٹپک رہی تھی۔

شہزادے اتے ہیں۔ہمارے ارد گرد ہی ہوتے ہیں۔بس ہمیں نظر نہیں اتے۔۔۔دانیا اپنی بات پر قائم تھی۔

پانچ سال سے یہاں تک کوئی شہزادہ نہیں ایا۔۔۔نہ میرے لیے نہ تمہارے لیے۔۔۔۔کچھ دیر خاموشی چھا گئی۔۔ ہمیں اپنے حصے کی جنگیں خود لڑنی پڑتی ہیں۔اخر ہمیں ہر چیز سے نوازا گیا ہے۔تو ہم کیوں پرائی امداد کا انتظار کریں؟کیوں اپنی عزت اور تحفظ کے لیے شہزادوں کا انتظار کریں؟صحرائی حور کا لہجہ بے تاثر تھا۔

میں تو اب سونے جا رہی ہوں۔الفت اور ہانیہ بھی سو گئے ہیں۔۔۔اب تم جانو اور تمہارا یہ چاند۔ دانیا نے ایک نظر حور اور پھر چاند کو دیکھا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

جاؤ۔۔۔چلی جاؤ۔۔میں چاند سے باتیں کر لوں گی۔۔ حور نے مصنوعی ناراضگی سے کہا۔دانیا جاتی جاتی رک گئی۔اس نے پلٹ کر چاند کو تکتی حور کو دیکھا۔

حور۔۔۔۔۔۔۔چاند کو دیکھنے والے محبت نہیں کرتے۔۔۔۔۔اس نے مکینکی انداز میں کہا۔

یہ تو خاصی اچھی بات ہے۔۔۔حور مسکرائی۔دانیا گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔

بلکہ وہ اسیر عشق ہو جاتے ہیں۔۔۔دانیا نے لیٹی ہوئی حور کی انکھوں میں انکھیں ڈال کر کہا تو چند لمحے حور کو چپ نے گر لیا۔وہ یک ٹک دانیا کو دیکھے گئی۔پھر کھڑ کھڑا کر ہنسنے لگی۔اسیر عشق اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں۔۔۔یعنی صحرائی حور۔۔۔۔وہ کہہ کر ہنسنے لگی۔اچھا جوک تھا۔دانیا اب اٹھ کھڑی ہوئی۔ حور کی ہنسی تھی کہ قابو میں ہی نہ آ رہی تھی۔تم بھی ناں دانیا۔۔۔وہ اب بھی ہنس رہی تھی۔۔ میری بات لکھ لو۔۔۔۔حور۔۔۔تم اسیر عشق ہو جاؤ گی۔دانیا نے مسکراتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے اسے تنبیہ کی اور پھر چل دی۔جبکہ حور کافی دیر تک ہنستی رہی۔منظر بدلا تو وہ صحرائی حور ابھی بھی زمین پر زخمی لیٹی دانیا کے چہرے کو تک رہی تھی۔وہ اپنی دوست کو ایسے بے بسی کی حالت میں نہیں دیکھ سکتی تھی پھر اس کی نظر الفت اور ہانیہ پر پڑی جو کہ 22 سالہ لڑکیاں تھی وہ بھی اسی حالت میں تھیں۔اور فوراً اٹھ کر ان دونوں کی طرف بھاگی۔ الفت۔۔۔ہانیہ اٹھو تمہیں کیا ہو گیا ہے۔وہ بس روئے جا رہی تھی۔وہ نہیں جانتی کہ اگے کیا کرنا ہے۔یہ دونوں حور کے لیے ننھی سی بہنیں تھیں۔جنہیں وہ خراش بھی نہیں انے دیتی تھی۔اس کی ننھی بہنیں موت کے کنارے کھڑی تھیں۔اور وہ یہ تک جانے سے قاصر تھی کہ یہاں کیا قیامت گزر گئی ہے۔اٹھ جاؤ تم سب۔۔۔تمہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔وہ بلند و بالا روتے ہوئے چلائی۔

تمہارے علاوہ میرا ہے ہی کون۔۔۔۔لوٹ آؤ۔۔خدا کے واسطے اٹھ جاؤ۔۔۔وہ تڑپ رہی تھی۔اس کی تڑپ سننے والا وہاں کوئی نہ تھا۔وہ لاوارث ثابت ہو رہی تھی۔اٹھ جاؤ۔۔۔وہ ایک

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بار پھر سے چلائی۔سب لٹ چکا تھا۔وہ گھٹنے ٹیکے زار و قطار ہو رہی تھی۔اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔وہ فورا اٹھ کھڑی ہوئی۔وہاں تین خیمے تھے۔وہ بھاگتی ہوئی کبھی ایک خیمے میں جاتی اور کبھی دوسرے میں لیکن وہ خالی ہاتھ لوٹی۔تو وہ ارد گرد کے چکر کاٹنے لگی اچانک اسے وہ مل گیا جس کی اسے تلاش تھی۔جو نپڑیوں سے کچھ فاصلے پر رضیہ بیگم منہ کے بل گری ہوئی تھیں۔

رضیہ بیگم۔۔۔۔۔رضیہ بیگم۔۔۔۔وہ غمزدہ دوڑتے ہوئے رضیہ بیگم تک ائی۔وہ بھی خون و پسینے سے شرابور تھیں۔رضیہ بیگم۔۔۔یہ۔۔۔یہ کس نے کیا۔۔۔وہ انہیں جھنجوڑتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔رضیہ بیگم کی انکھیں نیم کھلی تھیں۔

رضیہ بیگم بتائیں۔۔یہ۔۔کس نے کیا ہے۔۔وہ درد سے چلا رہی تھی۔

وہ۔۔۔وہ۔۔لڑکی۔۔۔وہ لڑکی۔۔جادو۔۔۔گر جادو گرنی۔۔۔وہ مشکل بول رہی تھی۔

وہ لڑکی۔۔۔۔۔مطلب اس نے دھوکہ دیا؟روتی رہ گئی چند لمحے وہ بول ہی نہ سکی۔

لیکن اب کیا کریں؟انسو روکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

جو۔۔۔جو۔۔گ۔۔۔جگنو۔۔۔رضیہ بیگم اٹک اٹک کر بمشکل بول پائیں۔پھر بے ہوش ہو گئیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں اپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گی۔وہ تقریبا چلائی۔وہ صحرائی زمین پر بے حس و حرکت لیٹے ہوئے لوگوں کو ویران نظروں سے دیکھ رہی تھی۔اس کا بڑے گھیراؤ کا لہنگا اسے بے رنگ محسوس ہو رہا تھا۔اچانک اس کی نظریں وہاں گرے ایک موتی پر پڑی کچھ دیر وہ انسو بہاتی اسے دیکھتی رہے پھر وہ ہمت کر کے اٹھ کھڑی ہوئی وہ بے جان گڑیا کی طرح اہستہ اہستہ چلتی ہوئی اس موتی تک پہنچ گئی۔اس نے موتی زمین سے اٹھایا اور جھونپڑی کے اندر داخل ہوئی کچھ دیر بعد وہ باہر ائی تو وہاں ایک ہیولا نظر ایا۔وہ دیکھ کر ڈر گئی۔

ک۔۔کو۔۔کون۔۔۔وہ ڈرتے ہوئے بدقت بول پائی۔وہ مسلسل اس کی طرف بڑھ رہا تھا۔

وہ احمر کے کمرے میں داخل ہوئی تو اس سے بڑا جھٹکا لگا۔وہ ایک دم چلائی اور بھاگتی ہوئی اس تک پہنچی۔وہ بے حس و حرکت زمین پر بے ہوش پڑا تھا۔

احمر۔۔۔اٹھو۔۔احمر۔۔۔اس کی سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ کیا کرے انسو اس کے گال پر لڑھک رہے تھے۔اس نے موبائل نکالا، نمبر ملایا۔

احمر اٹھو۔۔۔ ہوش کرو۔۔۔ وہ ڈرتے ہوئے بدقت بول پائی۔ فون کان سے لگاتے ہوئے اسے ہلا رہی تھی۔

ہیلو۔۔۔ ایمبولنس۔۔۔ پھر اس نے روتے ہوئے گھر کا ایڈریس دیا۔ چند لمحے بعد وہ ہاسپٹل میں تھی۔ وہ چہرہ ہاتھوں میں گرائے چیئر پر ہنوز بیٹھی تھی۔ احمر ابھی ایمرجنسی وارڈ میں تھا۔

ہوا کیا ہے اسے؟ زینب نے ہاسپٹل پہنچتے ہوئے قدر فکر مندی سے پوچھا۔ تو گل نے انسوؤں سے بھیگا چہرہ اٹھایا۔

میں نہیں جانتی۔۔۔۔۔ میں کمرے میں داخل ہوئی تو وہ بے ہوش پڑا تھا۔ وہ روتے ہوئے بولی۔

وہ ٹھیک ہو جائے گا۔۔ تم رو مت۔۔ اسے تسلی دے دیتے ہوئے زینب نے اسے گلے لگایا۔

ہر بار ایسے ہی ہوتا ہے۔ ہر بار میں اپنے دوستوں کو کھو دیتی ہوں۔۔ یوں سب مجھ سے دور چلے جاتے ہیں۔ وہ انسو گراتے ہوئے بول رہی تھی۔

گل ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ ٹھیک ہو گا۔ تم خواہ مخواہ خود کو ہلکان کر رہی ہو۔ زینب فکر مندی سے بولی۔ ہسپتال کی فضا میں عجیب سی بے چین تھی۔ تکلیف ہی تکلیف۔ اس کے پاؤں کا دبہ اب مکمل سیاہ ہو چکا تھا۔

ایسی ہی بات ہے عاشہ بھی مجھے چھوڑ گئی۔ اور حاطب۔۔۔۔۔ وہ اچانک رک گئی۔ بالکل شل۔ ساکت۔

یہ دونو کون ہیں؟۔۔۔۔ زینب نے پوچھا نہیں لیکن سوالیہ نظروں سے دیکھا۔ تو گل لاجواب ہو گئی۔ اس نے رخ موڑ لیا۔

اچھا تم پریشان مت ہو۔ میں ڈاکٹر سے بات کر کے اتی ہوں۔ وہ ایمر جنسی وارڈ سے نکلے ڈاکٹر کی جانب چلی گئ۔ جبکہ گل ہنوز بیٹھی تھی۔ اچانک منظر بدلا تو ہسپتال روڈ میں بدل گیا۔

پانچ سال پہلے

حاطب کو تھپڑ مارنے کے بعد جب وہ گھر پہنچی تو وہ چپ چاپ ہاتھ میں فوٹو فریم لیے انسو بہا رہی تھی۔ وہ نمک کا مجسمہ لگ ری تھی۔ وہ اپنی محبت پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتی تھی۔ ہاں۔۔ حاطب خان تو محبت تھی اس کی۔ جس کا اقرار وہ خود سے بھی نہیں کیا کرتی تھی۔ وہ چھپانا چاہتی تھی۔

اسے حاطب کے قریب نہیں جانا تھا۔اسے کبھی بھی اقرارِ محبت نہیں کرنا تھا۔ایک انسو اس کی انکھوں سے دوڑتے ہوئے اس کی گود میں رکھے فوٹو فریم پر ا گرا۔اس تصویر میں ایک 20 سالہ پرکشش سنہری انکھوں والا لڑکا مسکرا رہا تھا۔مجھے معاف کردو حاطب۔بولی تو ایک سوگوار دھن بجتی ہوئی محسوس ہوئی۔وہ حاطب خان کی تصویر تھی۔وہ سیاہ کوٹ پہنے اپنی مسکراہٹ سے اس کا دل گھائل کر رہا تھا۔میں چاہ کر بھی تمہیں خود سے دور نہیں رکھ پا رہی۔مجھے معاف کردو پلیز۔اب کہ وہ گڑگڑا رہی تھی۔انسوؤں کی روانی تیز ہو رہی تھی۔

نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔۔مجھے کمزور نہیں بننا۔مجھے خود پر قابو رکھنا ہے۔وہ خود کو سمجھا رہی تھی۔لیکن کیا وہ واقعی خود کو سمجھا سکتی تھی۔۔۔اخر کیوں میں نے تم سے محبت کی۔انسوؤں نے فریم پر مجمعہ لگا رکھا تھا۔

مجھے دور جانا ہے۔۔۔بہت دور۔۔۔وہ فوٹو کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی۔وہ جانتی تھی کہ اس کی ارادے کتنے کمزور ہیں۔اس کے انسو ہر ارادے کو مٹی کی طرح بہا لے جا رہے تھے۔مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ، تمہارے قریب، مجھے بھاگ جانا ہے اس غم سے کنارہ کر لینا ہے۔پر کیسے۔۔۔۔اخر کہاں جاؤں۔۔۔وہ بلک بلک کر رو رہی تھی۔کیا کوئی ایسی جگہ ہے جہاں غم غم یار کو بھلایا جائے۔جہاں جذبات کو موت کے گھاٹ اتارا جائے اس کا چہرہ مکمل بھیگ چکا تھا

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

۔کچھ دیر وہ کچھ نہ بولی۔ایک چپ سی اسے لگ گئی وہ کھڑکی سے چھن کر اندر انے والی روشنی پر نظریں ٹکائے ہوئے تھی۔اسے چند ماہ پہلے واقعات یاد انے لگے۔

ہلکی سبز انکھوں والی 20 سالہ لڑکی اپنی دوست کے ہمراہ کالج سے نکلی۔وہ دونوں سفید یونیفارم زیب تن کیے ہوئے تھیں۔وہ دونوں ایک درخت کی گہری چھاؤں تلے اکھڑی ہوئیں۔

کب ائے گا تمہارا بھائی۔۔۔یار۔۔ ہلکی سبز انکھوں والی لڑکی نے اکتائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

بس۔۔۔وہ اگیا۔۔۔اس کی نظر گاڑی پر پڑی جو کہ ان دونوں کے قریب اکھڑی ہوئی۔گاڑی سے 20 سالہ خوبصورت اور بلند و بالا قد والا لڑکا اترا۔وہ پینٹ شرٹ پر جیکٹ پہنے اور سیاہ چشمہ انکھوں پر سجائے کمال انداز میں چلتا ہوا ان تک ارہا تھا۔گل کی نظر اس پر پڑی تو وہ اسے دیکھے گئی ۔جب اس لڑکے نے اسے دیکھا تو گل نے فورا آنکھیں جھکا لیں۔

اوکے۔۔۔اب میں چلتی ہوں۔۔ کہہ کر عائشہ نے گل سے ہاتھ ملایا اور اپنے بھائی کی طرف چل دی۔گل مسکرائی وہ دونوں گاڑی کی جانب روانہ ہوئے کہ حاطب نے مڑ کر ایک نظر گل پر ڈالی جو کہ اسی کو دیکھ رہی تھی۔گل نے فورا رخ موڑ لیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

حاطب کا ہر روز اپنی بہن عائشہ کو پک کرنا۔ گل کا عاشہ کے ساتھ کھڑے ہونا۔ یہ روٹین دو ماہ تک چلتی رہی۔ گل نے کبھی حاطب سے بات نہیں کی۔ نہ ہی حاطب نے کبھی کوشش کی۔ لیکن وہ چھپ چھپ کر کر ایک دوسرے کو دیکھتے رہتے۔ نظریں ملنے پر وہ نگاہیں چرا لیتے۔ یہ سلسلہ چلتا رہا پھر سمر وکیشن کا اغاز ہو گیا۔ تو کالج انا جانا بند ہو گیا۔ حاطب اپنے گھر میں بیٹھا چائے کا مگ تھامے موبائل میں گم تھا۔ قدموں کی اہٹ پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ چونک گیا۔ وہ بے اختیار اٹھ کھڑا ہوا۔ چائے کا کپ ٹیبل پر رکھ دیا۔

اپ۔۔۔۔۔وہ گل کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ گہری بوری انکھیں ہلکی سبز انکھوں سے ٹکرائی تو ہر چیز ساکت معلوم ہوئی ہونے لگی۔ ہوا رک سی گئی۔ وہ جیسے کہیں کھو گئے۔ گل نے نظر چرا لیں۔

میں۔۔۔۔۔۔۔مجھے عائشہ سے ملنا ہے۔ اس نے خود کو کہتے سنا۔ حاطب کے چہرے پر مسکراہٹ نے قبضہ جما لیا۔

اپ بیٹھے پلیز۔۔میں۔۔۔میں عائشہ کو بلاتا ہوں۔۔۔یاں تو وہ رک رک کر بول رہا تھا یا پھر ہلکی سبز انکھوں کی خوبصورتی اس کی زبان کو بہکا رہی تھی۔ اس نے ایک نظر پھر ہلکی سنہری انکھوں کو دیکھا۔ پھر کمرے کی طرف چل دیا۔ گل مسکرائی اور صوفہ پر بیٹھ گئی۔ وہ عائشہ سے مل کر پھر گھر چلی گئی۔ وہ سٹڈی ٹیبل پر کتاب کھولے دونوں بازو ٹیبل پر جمائے، کتاب صفحات

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پر جمے الفاظ کو دیکھ رہی تھی۔وہ الفاظ اس کی انکھوں سے دماغ تک رسائی حاصل نہیں کر پا رہے تھے۔وہ الفاظ بھی بھٹک رہے تھے۔کیونکہ اس کا دماغ صرف گہری بھوری انکھوں کا عکس رسیو کر رہا تھا۔اس کا سارا فوکس اس ہینڈسم نے حاصل کر لیا تھا۔وہ بس مسکرائے جارہی تھی۔ساون کی بارشوں کی طرح۔۔۔۔چودھویں کے چاند کی طرح یا۔۔۔۔یا پھر بلندیوں سے گرتے ابشار کی طرح۔۔اس نے کتاب بند کر دی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔نہ جانے اسے کیا سوجھی کہ وہ ایڑیوں کے بل گھومنے لگی۔کچھ تھا ان گہری بھوری انکھوں میں جو اسے پاگل کر رہا تھا۔دیوانہ بنا رہا تھا۔وہ دنیا ومافیات سے بے خبر جھوم رہی تھی۔دو، تین دن تک اس نے کتابوں سے معذرت کر لی۔وہ بس ان آنکھوں کو پڑھنا چاہتی تھی۔جو اسکا چین لے اڑی تھیں۔اب ایک ہی جستجو تھی۔ان انکھوں کو دیکھنے کی۔اس کی سمجھ نہیں ارہا تھا کہ وہ کس بہانے اس کے گھر جائے۔جب اسے کچھ سمجھ نہیں ایا۔تو اس نے گاڑی کی چابی اٹھائی اور بے اختیار باہر کی جانب چل دی۔ابھی وہ ڈرائیوے پر تھی کہ ملازم نے بیرونی دروازہ کھولا پھر وہ گل کی طرف ایا جو کہ گاڑی میں بیٹھنے والی تھی۔

بی بی۔۔۔۔کوئی مہمان ایا ہے۔ملازم نے کہا۔انہیں کہو ماما اور بابا گھر پر نہیں ہیں۔گل نے اجلت سے کہا چشمے سے انکھوں کو ڈھانپا اور گاڑی میں بیٹھنے لگی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ویسے نام کیا بتایا ہے انہوں نے... گل نے کسی خیال کے تحت پوچھ لیا۔

حاطب۔۔ حاطب خان۔ ملازم نے کہا تو وہیں ساکت ہو گئی۔ وہ چند لمحے حیرت میں گھری رہی۔

کیا۔۔۔۔۔ کیا نام۔۔۔ بتایا۔۔؟ اسے لگا جیسے اس نے کچھ غلط سن لیا ہو۔

حاطب خان۔ ملازم نے دہرایا تو اس کے لب مسکراہٹ کے سانچے میں ڈھل گئے۔

کچھ دیر بعد وہ ڈائننگ روم میں اس کے سامنے بیٹھی تھی۔ وہ پینٹ شرٹ پر ٹائی لگائے، بال جیل کی مدد سے پیچھے کو کیے، افس کے لیے تیار بیٹھا تھا۔ چند ماہ پہلے وہ اپنی سٹڈیز مکمل کر کے اپنے پاپا کا بزنس سنبھالنے لگا۔ کچھ دیر خاموشی چھائی رہی۔ عائشہ کو اپ کی نوٹس چاہیے تھے۔ اس نے بات کا اغاز کیا۔ اس نے ہلکی سبز انکھوں میں جھانکا تو گل نے نظر چرا لیں۔

ٹھیک ہے۔۔۔ اپ چائے پیے۔۔ میں لے کراتی ہوں۔ کہہ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

رک جائیں۔۔ اس کے نرم لہجے نے گل کے قدم روک دیے۔ وہ پلٹی تو ہلکی سبز انکھوں میں حیرت نمودار ہوئی۔

ایکچولی۔۔۔۔۔ ایکچولی۔۔ مجھے نوٹس نہیں چاہیے تھے۔ اب بولا تو اس کی گہری بھوری انکھیں جھکی ہوئی تھیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

آف کورس۔۔نوٹس اپ کو نہیں۔۔۔عائشہ کو چاہیں۔گل نے قدر معصومیت اور نرمی سے کہا۔

نہیں۔۔۔۔اسے بھی نہیں چاہیں۔۔۔گہری بھوری انکھوں نے ہلکی سبز انکھوں میں جھانکا تو نگاہیں جھک گئیں۔اس کی حیرت میں اضافہ ہونے لگا۔وہ یک اٹک اسے دیکھے گئی۔

کیا ہم کہیں باہر بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟حاطب نے اس کا چہرہ تکتے ہوئے پوچھا۔اس نے محض میں سر ہلایا۔چند لمحے بعد وہ ایک پارک میں موجود تھے۔گل سوالیہ نظرین لیے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی تھی۔وہ اچانک اس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا۔

نہ جانے کیا ہے انکھوں میں جو مجھے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر گیا۔وہ بولا تو گل اسے بیٹھے دیکھ کر ٹھٹک کر رہ گئی۔وہ حیرت کی بلندیوں پر تھی۔اچانک اسے ٹھنڈے پسینے انے لگے۔

پر کچھ تو ہے۔۔۔۔کچھ تو ہے۔۔جو میرے دل کو بہکا گیا۔جو سانسوں کو اپ سے جوڑ رہا ہے۔

حاطب کی نظریں امید کی کرنیں لیے گل کے چہرے پر ٹکی ہوئی تھیں۔جب کہ گل سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ کیا کرے؟کیا کہے؟وہ بس یک ٹک اسے گھور رہی تھی۔کیا آپ مجھے یہ حق دیتی ہے کہ میں ہمیشہ کے لیے ان انکھوں میں ڈوب جاؤں؟کیا اپ مجھے اپنی زندگی میں جگہ دے سکتی ہیں؟وہ گل دیکھتے ہوئے بڑی عقیدت سے پوچھ رہا تھا۔گل کی انکھوں میں حیرت کی جگہ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپ نمی نے لے لی۔وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ کیا میں اس قابل ہوں کہ ساری عمران انکھوں کا طواف کر سکوں کیا؟اس قابل ہوں کہ ان انکھوں کے صدقے اتار سکوں۔پر وہ نہیں کہہ پائی ۔شاید وہ کبھی نہ کہہ پائے۔اب اس نے مسکرانا چاہا۔لیکن وہ مسکرا نہ پائی۔اچانک اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔کیا ایک پری کسی انسان کی ہو سکتی ہے؟ یا اس سے شادی کر سکتی ہے؟اس نے خود سے پوچھا۔وہ اس سوال سے کا جواب نہیں جانتی تھی۔ نہیں پہلے مجھے گروہ سے بات پوچھنا ہو گا۔اور۔۔۔۔اور۔۔میرے در جنوں دشمن ہیں۔۔تو کیا۔۔؟کیا میں اس کی جان کو خطرے میں ڈال سکتی ہوں؟۔۔ایک لمحے کے لیے اس نے سوچا کہ خود غرض ہو جائے۔پا لے اپنی محبت۔بن جائے خوش نصیب۔پر وہ خود غرض نہ تھی۔

نہیں ابھی مجھے اسے کوئی امید نہیں دلانی۔ابھی کوئی دلاسہ نہیں دینا۔جب تک میں خود مطمئن نہ ہو جاؤں کہ وہ سیف ہے۔ایک انسو اس کی پلکوں سے ٹوٹ کر گرا۔وہ ابھی بھی پر عقیدت نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔اب وہ بے بسی اور لاچار لگ رہی تھی۔اس نے ترس کھانے والی نگاہ اس گہری بھوری انکھوں والے لڑکے پر ڈالی۔پھر بنا کوئی جواب دیے وہاں سے بھاگتی ہوئی گاڑی کی طرف چل دی۔وہ وہیں بیٹھا اسے جاتا دیکھتا رہا۔وہ قابل رحم لگ رہا تھا۔اسے اپنے سینے میں کچھ ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا۔پر کیا۔۔۔شاید دل۔ہاں یہ دل کا ہی تو کھیل تھا ورنہ دماغ کہاں گھٹنے ٹیکنے پر

مجبور کرتا ہے۔گل اب ماضی کی گہری کھائیوں سے نکل چکی تھی۔وہ ہسپتال میں بیٹھی تھی ۔عائشہ ڈاکٹر سے بات کر کے اس کے قریب اکھڑی ہوئی۔

ڈاکٹر نے کہا ہے۔وہ اب بہتر ہے۔ہوش میں ہے۔زینب نے لوٹ کر مسکراتے ہوئے بتایا۔

تم سچ کہہ رہی ہو۔گل کی رونی صورت مسکراہٹ میں ڈھل گئی۔کچھ ضروری ٹیسٹس کر لیے گئے ہیں۔رپورٹس انی باقی ہیں۔زینب نے مزید کہااور گل کے ساتھ بیٹھ گئی۔

تھینک گاڈ۔۔۔کہ وہ ٹھیک ہے۔مجھے اپنے دوست سے دستبر دار نہیں کیا گیا۔

تم اس سے محبت کرتی ہو۔زینب نے اس بار پوچھنے کی بجائے اسے اگاہ کیا۔

اف۔۔۔گل نے سرداہ بھری۔زینب پلیز تنگ مت کرو۔کہہ کر گل نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگالی اپنےاوور کوٹ کو سیدھا کیااپ وہ قدر بہتر لگ رہی تھی۔انسوالبتہ ابھی بھی نرم وملائم چہرے پر جمے ہوئے تھے۔

گل تمہارے پاؤں پر یہ دھبہ کیسا ہے؟زینب نے قدر حیرت سے پوچھا۔گل نے دیکھاتو وہ ٹھٹک کر رہ گئی۔

یہ۔۔۔۔۔۔یہ دبہ۔۔۔۔گل فٹ سے سیدھی ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اونو۔۔۔بلیوروز ایکسپائر ہونے والا ہے۔وہ فکر مندی سے بھڑ بھڑائی۔

مطلب جنگل سے بلوروز توڑنے کے 24 گھنٹوں کے بعد، یہ ایکسپائر ہو جاتا ہے یہ ایک معمولی پھول بن جاتا ہے۔وہ بولی تو اس کے لہجے سے واضح پریشانی ٹپک رہی تھی۔

پھر تمہیں چلنا چاہیے۔

پر۔۔۔احمر کو چھوڑ کر کیسے جاؤں؟

وہ ٹھیک ہے۔گل۔ تھوڑی دیر تک میں اسے لے کر گھر چلی جاؤں گی۔ تم جلدی جاؤ تمہیں تمہارا ماضی جاننا بہت ضروری ہے۔

--

24 گھنٹے گزر چکے ہیں لیکن تم ابھی تک یہ پتہ نہیں لگا پائے کہ میری پاورز کیسے ختم ہو گئیں۔ میں کیسے عام انسان بن گئی۔ نسا چبا چبا کر بول رہی تھی۔ نقاب پوش خاموش رہا۔میں پوچھ رہی ہوں۔۔۔ تمہیں کیوں ابھی تک پتہ نہیں چلا۔

پتہ چل گیا ہے۔۔۔وہ مسکرایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیسے۔۔۔کیا پتہ چلا۔۔وہ بس مسکرائے جارہا تھا۔اب منہ کھولو اور بتاؤ کہ کیسے اس نے مجھے اسمان سے زمین پر لا گرایا۔وہ غصے سے بولی۔ تم خود گیس کرو کون سی چیز ہے جو تمہیں عام انسان بنا سکتی ہے۔

۔

دوپہر چمکیلی تھی۔ بادل غائب تھے۔ موسم سرما کی کمر ٹوٹنے والی تھی۔ یہ چمک جنگل کی درختوں کو عبور کرتے ہوئے اس غار کے کھلے منہ پر پڑ رہی تھی جہاں گل داخل ہوئی۔ غار میں خاصہ اندھیرا تھا۔اگے چلتے جائیں تو غار میں ایک موڑا جاتا ہے۔جہاں دیوں کی روشنی جل رہی تھی جہاں ایک ادھیڑ عمر شخص سیاہ چغہ زیب تن کیے، انکھیں بند کیے کچھ پڑھ رہا تھا۔اس کے اگے اگ بھڑک رہی تھی۔ غار کی اس اندرونی حصے میں جانوروں کی کھوپڑیاں موجود تھیں۔ گل چپ چاپ اکر گروہ کے پاس بیٹھ گئی۔

جلدی سے پھول نکالو۔اسے نیلے پانی میں رکھو اور پانی والے برتن میں اپنا دایاں ہاتھ رکھو۔

گروہ نے انکھیں کھول کے اسے تیزی سے کہا۔ گل نے ایسا ہی کیا۔

اتنی دیر کر دی؟ وہ غصہ ہوئے۔

ایک دوست کی طبیعت بگڑ گئی تھی۔ گل نے نرمی سے کہا۔

اگر پھول ایکسپائر ہو جاتا، تو کیسے اپنا ماضی جان پاتی۔

ائی اپولو جائز۔۔۔ لیکن ایسا نہیں ہو گا۔ وہ انکھیں جھکائے بولی۔

پانچ منٹ۔۔۔ صرف پانچ منٹ رہ گئے ہیں۔ اس کے بعد یہ بے مول ہو جائے گا۔ اب وہ چپ رہی۔ ہاتھ ابھی بھی پانی میں تھا۔ گل کی نظریں اس کے پاؤں پر بنے سیاہ دھبے پر جمی ہوئی تھیں۔ اچانک نیلے پانی میں تیز بلیور وشنی نمودار ہوئ۔ جس سے سارا غار روشن ہو گیا۔ روشنی نے گل کی انکھوں کو چمکا دیا۔ اب وہ نیلی روشنی گل کے ہاتھ میں جذب ہونے لگی۔ سارا غار نیلا محسوس ہونے لگا۔ وہ چمکتی نیلی روشنی بے حد خوبصورت اور پر سرار لگ رہی تھی۔ اہستہ اہستہ بلیوروز سے نکلنے والی روشنی گل کے دائیں ہاتھ میں جذب ہو گئی۔ اب پھول بے جان ہو چکا تھا۔ نیلی روشنی بھی ختم ہو چکی تھی۔ غار واپس پہلی حالت میں اچکا تھا۔

تمہیں ادھی ادھوری چیزیں یا غیر واضح منظر نظرائیں گے۔ وہ بے تاثر بولے اور نیلے گلاب کو پانی سے باہر نکال لیا۔

ادھی ادھوری۔۔۔۔ مطلب ؟ وہ مزید حیران ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تمہیں ابھی کے ابھی سارا ماضی یاد نہیں ائے گا۔کیونکہ ایک ساتھ مکمل ماضی یاد انا ناممکن ہے۔ ٹکڑوں میں بٹی یادیں یاد اسکتی ہیں۔لیکن تم فکر مت کرو ابھی انکھیں بند کر کے فوکس کرنے کی کوشش کرو۔گل نے انکھیں بند کی تو اسے غیر واضح چہرے دکھائی دیے۔ہر طرف چیخ وپکار کی اوازیں تھیں۔اہو بکا نے فضا کو بوجھل کرر کھا تھا۔اس نے فورا انکھیں کھولی تو اس کا تنفس قدر تیز رفتار تھا۔اس پر نظریں ٹکائے گروہ بھی حیرت زدہ دکھائی دے رہے تھے۔

تم نے کیا دیکھا گل۔وہ قدر فکر مندی سے بولے۔

میں۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔۔۔میں نے کچھ غیر واضح چہرے اور چیخ وپکار کی اوازیں تھیں۔وہ کافی پریشان اور ڈری ہوئی لگ رہی تھی۔پریشان مت ہو اہستہ اہستہ تم اپنے ماضی کی طرف لوٹ جاؤ گی۔وہ محض سر ہلا کر رہ گئی۔کچھ دیر خاموشی چھائی رہی۔وہ گم سم سی ہو گئی۔

جو میں نے لانے کو کہا تھا۔وہ لے ائی ہو؟ گروہ نے قدر تجسس سے پوچھا۔

جی۔۔؟وہ چونکی۔ہاں۔۔۔ہاں۔۔۔لے ائی ہوں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم خود گیس کرو کہ ایسی کون سی چیز ہے۔جو ایک پری کو عام انسان میں بدل سکتی ہے۔نقاب پوش نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔کچھ دیر نسا سوچتی نظروں سے ساتھ کھڑے درخت کو گھورتی رہی۔۔

جادوی انگوٹھی۔۔وہ بھی اختیار بھڑ بھڑائی۔ہاں۔۔۔وہی انگوٹھی۔جس میں تمہاری ساری پاورز قید ہیں اور جب۔۔۔

جب کوئی پری اپنی پاورز والی چیز کھو دیتی ہے۔تو چند دنوں کے لیے وہ عام انسان بن جاتی ہے۔ نسا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

پر یہ اس کے ہاتھ کیسے لگی۔وہ رکی۔۔۔اخر غلطی کہاں ہوئی۔وہ حیرت زدہ تھی۔پہاڑی پر مختلف پرندوں کی اوازیں سر پیدا کر رہی تھیں۔

-------------◇◇◇◇◇◇-------------------------------

جب میں نے پہلا وار کیا.اس کا چہرہ مختلف درختوں سے مارا تبھی میں نے اس کی انگوٹھی نکال لی۔غار میں بیٹھی گل وہی قصہ دہرا رہی تھی۔اسی وجہ سے اس کی ساری پاور چلی گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ویسے۔۔نسا اور نقاب پوش بلیورز کا کیا کریں گے ؟۔۔۔مجھے لگتا ہے اس کھیل کا ماسٹر مائنڈ کوئی اور ہے جوان بے وقوفوں کو استعمال کر رہا ہے۔گل سوچتی نگاہیں جلتے دیے پر ٹکائے بول رہی تھی۔

مجھے بھی یہی لگتا ہے۔گرو نے کچھ دیر خاموشی کے بعد کہا۔

پر نسا کی انگوٹھی اپ کو کیوں چاہیے۔وہ حیران تھی۔

یہ مجھے نہیں چاہیے۔وہ مسکرائے۔

پھر؟

یہ تمہیں چاہیے۔

مجھے کس لیے۔گل نے حیرت سے ابرو اٹھائے؟

تم نقاب پوش اور ماسٹر مائنڈ کو جاننا چاہتی ہو نا۔وہ نرمی سے بولے۔

ہاں۔وہ بولی تو گرو وہ سوچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے دھیما سا مسکرائے۔

میں سمجھ گئی۔وہ بھی مسکرائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ سیاہ جل ہے۔ تمہارے کام ائے گا۔ گروہ نے شیشے کے جار میں چمکتا سیاہ پانی گل کو تھمایا اور وہ چل دی۔

سورج کی چمکتی نارنجی شعائیں اس پہاڑی کے حسن کو چار چاند لگا رہی تھیں۔ سر سبز پہاڑی حد نگاہ پھیلی ہوئی تھی۔

تمہیں وہ انگوٹھی واپس لینی ہے۔ ہر حال میں۔۔۔ لیکن یاد رہے۔ وہ تمہارا چہرہ نہ دیکھ پائے اور ہمارے مقصد کا اغاز ہو چکا ہے۔۔ بہت جلد ہم اپنے سیاہ محل میں واپس ہوں گے۔ ماسٹر مائنڈ کے سامنے فخر سے کھڑے ہوں گے۔ نسا فاتحہ نام مسکراتے ہوئے بول رہی تھی۔

محل۔۔۔۔ کتنی بار کہا ہے۔ محل کا ذکر کھلے عام مت کیا کرو۔ تم جانتی ہو نا اس کی کتنی بڑی سزا ہے نقاب پوش نے تنبیہ کی۔

ٹھیک ہے۔۔۔ نہیں لیتی محل کا نام۔ پر اب تم اپنا نقاب تو اتارو نسا نے سرد اہ بھرتے ہوئے کہا
۔

دیواروں کے صرف کان ہی نہیں انکھیں بھی ہوتی ہیں۔ مناسب وقت انے پر خود کو بے نقاب کر دوں گا۔ کہہ کر وہ چل دیا نساء اس سر سبز پہاڑی پر اکیلی کھڑی رہی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

صحرائی حور باہر آئی تو وہاں ایک ہیولا نظر آیا۔

ک۔۔۔کون ہے؟ وہ ڈرتے ہوئے بدقت بول پائی۔ وہ مسلسل اسی کی طرف بڑھ رہا تھا۔

یہ سب کیسے ہو گیا۔ ہیولا قریب تھا۔ حور نے اپنی بوجھل انکھوں سے گہری بھوری انکھوں والی لڑکے کو دیکھا تو زار و قطار رونے لگی۔ لڑکے کے ہاتھ میں میں مٹکا تھا۔ شاید سرخ اب والا مٹکا۔

وہ۔۔۔لڑکی۔۔۔وہ لڑکی دھوکے باز نکلی۔ اس۔۔۔۔اس نے یہ سب دیکھو۔۔۔کیسے میرے لوگ بے بسی کی حالت میں پڑے ہیں۔ اس کے انسو تھمنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

کون لڑکی؟ وہ۔۔وہ نئ قیدی؟ حاطب نے اپنے بدترین خدشات کی تصیح چاہی۔ اس نے سرخ اب سے بھرا ہوا مٹکا زمین پر رکھ دیا۔ ہاں۔۔۔دھوکہ دیا ہے اس نے۔۔۔اس نے میرے اپنے کو نقصان پہنچایا ہے۔ اس کی اواز بلند ہو رہی تھی۔ حاطب کے چہرے پر ملال تھا۔ لیکن اس کا چہرہ تاریکی میں ڈوبا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپ پریشان مت ہوں۔۔۔بس اب یہ بتائیں کہ اگے کیا کرنا ہے۔حاطب نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔اس کا چہرہ مٹی کے مٹکے کی طرف تھا۔

میں۔۔۔۔میں کچھ نہیں جانتی۔وہ بیچارگی سے بولی تو حاطب کو اس پر ترس اگیا۔وہ بھی سوچنے لگ گیا۔کچھ دیر تک خاموشی نے حکمرانی کی۔

ہاں۔۔۔رضیہ بیگم نے جگنو بولا تھا۔شاید۔۔۔۔شاید۔۔۔جگنو سے کچھ مدد مل سکے۔وہ سوچ سوچ کر بول رہی تھی۔وہ اس کے تاریک چہرے کو گھور رہی تھی۔

جگنو۔وہ ہے حیرت زدہ ہوا کچھ دیر سوچتا رہا۔ایک بار پھر خاموشی نے سر اٹھایا۔

مل گیا راستہ۔وہ بولا تو اس کے لہجے میں ایک دباد با جوش تھا۔وہ جیسے صدیوں بعد خوش ہوا ہو۔

کیا؟انسو برساتی خور نے جھٹ سے پوچھا۔ائیں میرے ساتھ۔چاند کی چمکیلی روشنی ان دونوں ہیولو پر ٹکی ہوئی تھی۔

کہاں؟

سوال مت کریں۔بس جلدی کریں۔ہمارے پاس وقت کی قلت ہے۔وہ فکر مندی سے بولا۔

تو وہ دونوں چلنے لگے۔وہ ایک بڑی مصیبت لینے مول لینے والے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

گل اس تاریک غار سے نکلی تو سورج کی چمکتی شعائیں اس کے چہرے پر پڑی۔اس نے بے اختیار اپنی انکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔کچھ دیر تک وہ نارمل ہو گئ۔غار پہاڑی پر موجود تھا۔وہ پتھروں پر سے چلتے ہوئے جا رہی تھی کہ اچانک ایک پتھر پر اس کی نظر پڑی۔وہ وہیں رک گئ۔وہ پتھر اس سے کچھ یاد د***رہا تھا۔شاید کوئی شدید درد۔یا تلخ حقیقت۔وہ اسے پانچ سال پیچھے لے جانا چاہتا تھا۔

پانچ سال پہلے

وہ فوٹو فریم تھامے نمک کا مجسمہ بنے بیٹھی تھی۔کتنے ہی انسو اس کے گالوں سے ٹپک کر فوٹو فریم پر جمع ہو رہے تھے۔یادوں کی بہتی روح سے ایک ماہ پیچھے لے گئ۔وہ تنگ و تاریک غار میں بیٹھی تھی۔ارد گرد دیوں کی مدھم روشنی تھی۔سیاہ چغہ پہنے گرہو جی اس کے سامنے بیٹھے تھے۔ان دونوں کے درمیان اگ جل رہی تھی۔جس سے منظر خاصہ تاریخی اور پراسرار لگ رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیا کوئی پریشانی ہے بیٹی؟ سیاہ چغہ والا ادمی بولا۔وہ خاصہ نرم مزاج لگ رہا تھا۔

گرو اپ جانتے ہیں کہ میں ایک پری ہوں۔۔میرے پاس سپر نیچرل پاورز ہیں۔۔تو کیا ۔۔۔میں۔۔۔میں وہ رک رک کر بول رہی تھی۔

کھل کر بولو بیٹی؟ گرو نرمی سے بولے۔

کیا۔۔۔کیا۔۔۔میں کسی۔۔۔کسی انسان سے شادی کر سکتی ہوں؟وہ ہچکچا رہی تھی۔ گرو نے سوچتی نگاہوں سے گل کو دیکھا پھر اٹھ کھڑے ہوئے۔چند قدموں کے فاصلے پر پڑے پرانے صندوق پر کافی دھول جمی تھی۔انہوں نے اس کو کھول کر ایک قدیم کتاب نکالی اور گل کے پاس اکر بیٹھ گئے۔گل نے سوالیاں نظروں سے کتاب کو دیکھا۔

یہ صدیوں پرانی کتاب ہے۔اس میں طلسمی دنیا کے بارے میں کافی معلومات ہیں۔ کہہ کر انہوں نے کتاب کو کھولا اور اوراق پلٹنے لگے۔اگر ہمارا ملن ناممکن ہوا تو؟اگر ہماری دنیا کے اصول ہماری محبت کے خلاف ہو گئے تو؟ کیا میں تمہارے بغیر رہ پاؤں گی؟وہ دل ہی دل میں وہ سوچ رہی تھی جو وہ کبھی نہ چاہتی تھی۔

نہیں۔ گرو نے کہا تو وہ چونک گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

ہوں۔۔ک۔۔۔کیا۔۔۔کیا نہیں؟

تم کسی انسان سے شادی نہیں کر سکتی؟ گرو نے قدر افسوس سے کہا۔اگر شادی کرتی ہو تو اس انسان کی موت ہو جائے گی۔وہ یک ٹک گرو کو دیکھے گئی۔اس کے دل پر قیامت گزر گئی۔وہ ایک ہی لمحے میں اپنی محبت سے جدا کر دی گئی تھی۔اسے چند الفاظ نے مار ڈالا تھا۔وہ سانس نہ لے سکی۔شاید وہ سانس لینا ہی نہ چاہتی تھی۔اس کی انکھوں پر ایک دھندسی چھٹ گئی۔انسوؤں نے پلکوں سے ٹوٹنا چاہا۔کیا وہ انسوؤں کو روک سکتی تھی۔کیا اختیار تھا اسے انسوؤں کو روکنے کا۔نہیں۔وہ کس حق سے انہیں روک سکتی تھی۔دل کی دنیا اجڑی تھی۔خوشیوں سے لاتعلقی ہو چکی تھی۔توانسو کیوں نہ اتے۔وہ بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔وہ چلنے کو مڑی۔

کیا ہوا بیٹی؟ کہاں جارہی ہو؟ گروہ کی اواز اس کے کانوں میں پڑی۔

پھر اؤں گی۔وہ بس اتنا ہی کہہ پائی اور تیزی تیزہ سے نکلنے لگی۔اس سیاہ غار میں اس کا دم گھٹ رہا تھا۔وہ جلد از جلد وہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی۔وہ غار سے باہر ائی تو باہر پتھر ہی پتھر تھے۔وہ غار پہاڑوں پر موجود تھی۔اسمانوں پر چمکتا سورج اس کی بے بسی کا مذاق اڑا رہا تھا۔وہ چلتی گئی۔چلتی گئی۔اخر کار ایک پتھر کے قریب اہستہ اہستہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کیوں ؟۔اخر کیوں مجھے محبت سے جدا کیا گیا؟ کیوں میری راہ رکاوٹوں سے لبریز ہے۔ کیا مجھے ۔۔۔مجھے کوئی حق نہیں دیا گیا۔ کیا مجھے بے بس کر دیا گیا ہے ؟ وہ اپنے ہاتھ پتھریلی زمین پر رکھے سر جھکائے درد سے چلا رہی تھی۔اس کے بالوں کی امر بیلیں۔اس کے چہرے کو ڈھانپنے لگی۔چند لمحے وہ ایسے ہی روتی رہی۔ پھر اس نے اپنے انسو پونچھے۔ پھر پتھرا انکھیں لیے وہاں موجود پتھروں کو گھورنے لگی۔اگر شادی کرتی ہو تو اس انسان کی موت ہو جائے گی۔ گروہ کے یہ الفاظ اس کے کانوں میں گونجنے۔ تیز۔بہت تیز۔اس نے بے اختیار اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے اور انکھیں موندلی۔

نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔میں اپنی محبت کو مرنے نہیں دوں گی۔میں خود غرض نہیں ہو سکتی۔ مجھے۔۔۔مجھے اس کے بغیر ہی رہنا ہے۔وہ بولی تو سارا ماحول افسردہ ہو گیا۔وہاں پتھروں نے بھی اس کے درد سے انکھیں میچ لی۔پر میں کیسے رہ پاؤں گی؟ کیسے تمہارے بغیر۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔مجھے رہنا ہو گا۔۔۔۔مجھے خود کو تم سے دور رکھنا ہو گا۔بہت دور۔

اس کے بعد وہ کالج جاتی تو اس نے کبھی بھی حاطب سے بات نہ کی جب حاطب اپنی بہن زینب کو پک کرنے اتا تو اس سے پہلے ہی گل اپنے گھر چلی جاتی۔اب وہ زینب کے ساتھ اس کے جانے کا انتظار نہیں کرتی تھی۔کیونکہ وہ جانتی تھی کہ وہ بہک جائے گی۔اس سے عشق کر بیٹھے گی۔۔

پر وہ نادان نہ جانے کب اس سے محبت کر بیٹھی۔پر عشق۔۔۔۔۔ عشق تو اب ہونا تھا۔عشق تو درد کا نام ہے۔درد کا اغاز تو اب ہوا تھا وہ دونوں ایک دوسرے سے دور رہنے لگے۔ماضی کا سحر ٹوٹا ہے وہ اب بھی اپنے کمرے میں حاطب کی تصویر تھامے بے بسی سے اسے تکے جا رہی تھی۔

مجھے دور رہنا ہے تم سے۔۔اس لیے میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا۔اس نے بے بسی اور غصے سے اپنے ہاتھ کو دیکھا۔پھر اس نے اپنا ہاتھ زور سے بیڈ کے قریب پڑے ہوئے سٹول پر مارا ۔اسے ذرا بھی درد محسوس نہ ہوا یاں شاید درد دل اس درد سے کہیں زیادہ تھا۔وہ زور زور سے سٹول پر ہاتھ مارتی گئی۔مارتی گئی۔یہاں تک کہ اس کے ہاتھ سے خون بہنے لگا۔اب وہ رو نہیں رہی تھی اس کی انکھیں پتھر ہو چکی تھیں۔وہ بالکل دیوانہ وار کھڑکی سے اندر داخل ہوتی سورج کی روشنی کو دیکھ رہی تھی۔

پانچ سال پرانے اس دردناک خواب سے لوٹی تو اس نے خود کو اسی پہاڑی پر کھڑے پایا وہ فورا وہاں سے بھاگ نکلی۔وہ مزید اس جگہ کھڑے نہیں ہونا چاہتی تھی شاید وہ پتھر بھی اسے اب دوبارہ اس کا درد نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چاندنی چاند سے پگل کر رات کی سیاہی کو ہلکا کر رہی تھی۔ صحرائی سر زمین پر دن کی نسبت رات میں گرمی نہیں ہوتی۔وہ دونوں منزل مقصود کی جانب رواں دواں تھے۔ جگنو صحرائے سر زمین پر ایک جگہ کا نام ہے۔یہ جادوی صحرا کے بقیہ حصوں سے بالکل مختلف مقام ہے۔وہ بڑی نرم گوئی سے بتارہا تھا۔

مختلف کیسے ؟وہ صحرائے دلہن گردن موڑے حاطب کی جانب دیکھنے لگی۔تو اس کے کانوں میں پہنے ہوئے جھمکوں سے ایک خوبصورت اواز پیدا ہوئی۔اس کی انکھیں رو رو کر بوجھل ہو چکی تھیں۔

ہر لحاظ سے مختلف ہے۔ مطلب۔۔۔جب بقیہ حصوں میں رات ہوتی ہے۔تو وہاں دن ہوتا ہے۔پورے صحرا میں تپتی لو چلتی ہے جبکہ وہاں دن رات برف باری ہوتی ہے۔وہ نرمی سے اسے اگاہ کر رہا تھا۔

کیا ہم سب کو بچا پائیں گے نا۔۔۔ صحرائے حور کی اواز میں واضح سوگواریت تھی۔

ہاں ہم ضرور انہیں بچالیں گے۔اس نے اسے تسلی دی۔پھر بقیہ سفر دونوں نے خاموشی سے طے کیا صحرائے حور بے اواز روتی رہی جبکہ حاطب اگے کی منصوبہ بندی کرتا رہا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

پانچ سال پہلے

جب گل نے حاطب کی پرپوز کرنے پر کوئی ردعمل نہ دکھایا اور وہاں سے چل دی۔ تو وہ نہ جانے کتنی دیر گھٹنے ٹیکے وہاں بیٹھا رہا۔ اس کی پلکوں سے ایک انسو ٹوٹ گیا۔ پھر وہ سارا دن گاڑی لیے سڑکوں کی خاک چھانتا رہا۔ اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ ہر طرف بے چینی بے چینی لگ رہی تھی۔ چند گھنٹوں بعد دن رات میں بدل گیا اور وہ سمندر کنارے تنہا بیٹھا تھا۔ شاید سمندر کی لہروں کا اپنے دل میں اڑتی ٹیسوں سے موازنہ کر رہا تھا۔ اس کے انسوں کی رفتار بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ بالکل خاموش بیٹھا تھا اس نے اپنا موبائل بجتے ہوئے محسوس کیا تو اس نے پاکٹ میں ہاتھ ڈال کر موبائل نکالنا تو وہاں عائشہ کی 3530 منٹ کالز آئی تھیں۔ وہ اٹھا بازو کی مدد سے اپنے انسو صاف کیے پھر گھر کی طرف روانہ ہو گیا۔ اگلے دو تین دن تک وہ گھر میں ہی قید رہا دوستوں سے ملنا جلنا بھی اس نے بند کر دیا تھا۔ اور عائشہ سے بھی کم ہی بات کرتا تھا۔ لیکن عائشہ کے ساتھ بہت فرینک تھا اس لیے عائشہ سے اس کی حالت چھپ نہ پائی۔ پر اس نے عائشہ کو کبھی یہ نہ بتایا کہ گل کو پروپوز کر چکا ہے۔

واپس 2024 میں

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چند لمحے بعد وہ جگنو کے مقام پر پہنچ چکے تھے۔وہاں ایک غیر مرائی دیوار تھی۔ جس کے پار کا منظر قابل دید تھا۔وہاں برف باری کسی خوبصورت پہاڑی علاقے کا پتہ دے رہی تھی۔وہ دونوں دیوار کے پار چلے گئے۔وہ کافی وسیع جگہ تھی۔ لیکن وہاں جگہ جگہ برف سے ڈھکی غاریں موجود تھیں۔

اپ یہیں رکیں۔۔۔مجھے اس غار میں جانا ہے۔حاطب حور کی سو جھی ہوئی کانچ سی بھوری انکھوں میں جھانکا تو اسے اس پر بے اختیار ترس اگیا۔

میں بھی اپ کے ساتھ چلتی ہوں۔

نہیں۔۔۔میں اکیلا جاؤں گا اور۔۔۔۔اس نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔۔

اور ؟اور کیا؟، حور نے بات کی تکمیل چاہی۔کچھ چیزیں بیکار ہوتی ہیں۔ان کے کھو جانے پر کوئی رنج و ملال نہیں ہونا چاہیے۔گہری بھوری انکھوں میں کوئی الجھن سی تھی۔

اپ کچھ چھپا رہے ہیں ؟صحرائ حور کو کچھ کھٹکا۔وہ کچھ دیر تک اسے فکر مندی سے تکتی رہی۔

برف باری ہنوز جاری۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

مجھے انے میں دیر ہو سکتی ہے۔ان سب کو بچانے کے لیے وقت بہت کم ہے۔لہذا اپ ایک وعدہ کریں۔۔وہ حیرت سے بوجھل انکھیں لیے اسے دیکھ رہی تھی۔وعدہ کریں کہ مدد لے کر فورا چلی جائیں گیں۔۔۔۔وہ بولا تو کچھ تھا اس کی اواز میں جو صحرائی کو توڑ رہا تھا۔اب سحرائی حور نے بولنا چاہا پر وہ بول ہی نہ پائی۔کانچ سی بھوری انکھوں سے بے رنگ موتی گرنے لگے۔

اپ وعدہ کرتی ہیں۔۔۔؟اس نے دوبارہ پوچھا تو موتی بکھیرتی کانچ سی بھوری انکھوں والی حور نے اپنا سر اثبات میں حرکت کرتا محسوس کیا۔وہ پلٹا تو حور کا دل چاہ کے فوراً اس سے روک لے ۔اپنے پلو سے باندھ لے۔پر نہیں۔دل میں رہنے والوں کی قربانی بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔وہ چل دیا۔وہ ایک غار میں داخل ہوا۔وہاں عجیب سی پر سرار روشنی تھی۔غار کے اندر مختلف لوگوں کے مجسمے بنے کھڑے تھے۔یوں جیسے صدیوں پہلے کسی نے انہیں قید کیا ہو۔وہاں ایک خوبصورت لڑکی کا مجسمہ تھا جس کے پنکھ پھیلے ہوئے تھے۔وہ ایک پری تھی۔حاطب خان جانتا تھا کہ اسے کیا کرنا ہے۔اس نے اس کو ٹچ کرنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا تو بے اختیار ہنستی ہوئی عائشہ اور گل کا چہرہ اسے یاد ایا۔اس کے ہونٹوں پر زخمی مسکراہٹ ان پہنچی۔اس نے وہاں کھڑی ایک پری کے مجسمے کو ٹچ کیا۔تو اس پری کے جسم سے برف پگھل کر گرنے لگی۔رفتہ رفتہ وہ برف کا مجسمہ خوبصورت پری میں بدل گیا۔وہ پری زندہ ہو گئی۔وہ تیز نیلی انکھوں والی اور

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سنہرے بالوں والی ایک خوبصورت پری تھی۔وہ زندہ ہوئی تو اس نے مسکرانے کی بجائے ایک افسردہ نظر حاطب خان پر ڈالی۔تو وہ بھی زخمی سا مسکرایا۔حاطب خان اب اہستہ اہستہ برف کا پتلا بن رہا تھا۔اس پری کی انکھوں سے بے رنگ موتی گرنت لگے۔دیکھتے ہی دیکھتے وہ برف کے مجسمے میں بدل گیا۔وہ سر سے لے کر پاؤں تک بالکل برف میں ڈھک گیا۔دردل بھی اسی برف سے منجمند ہو گیا ہے۔جیسے اکثر حقیقت چھپ جاتی ہے جیسے خواب کسی سیلاب میں بہہ جاتے ہیں جیسے خوشیاں کسی اندھی کی نظر ہو جاتی ہیں۔

------------------◇◇◇◇◇◇◇------------------

اب تمہاری طبیعت کیسی ہے۔گل احمر کے کمرے میں اس کی بستر کے قریب کھڑی تھی۔

ٹھیک ہے۔وہ مسکرایا۔

تمہیں ہوا کیا تھا؟گل کی نظریں مشکوک تھی۔

کچھ نہیں بس معمولی سا سر درد تھا۔اب احمر کافی کمزور لگ رہا تھا۔

تم جھوٹ بول رہے ہو۔

مطلب؟ وہ حیرت زدہ تھا۔

ڈاکٹرز کے مطابق تم ایک ہفتے سے بیمار ہو اور مجھے اج پتہ چل رہا ہے۔ وہ خفا تھی۔

میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ دھیما مسکرایا۔

تم کیوں چھپاتے ہو ایسی باتیں۔ اگر تمہیں تمہیں کچھ ہو جاتا تو۔۔۔ اس کی انکھیں ایک سیلاب میں بدل گئیں۔

مجھے کچھ نہیں ہو گا۔ میرے پاس تم ہو نا۔۔ وہ مسکرایا۔

تمہارے لیے کچھ بنا کر لاتی ہوں وہ کہہ کر پلٹی۔

بات سنو۔ تھینکس میری مدد کے لیے۔ وقت پر ہسپتال پہنچانے کے لیے۔ وہ مسکرایا۔

ہم دوست ہیں تو شکریہ کیسا۔۔۔ وہ نم انکھوں سے مسکرائی۔ احمر کی مسکراہٹ ہنوز قائم رہی۔

--

سیاہ رات چاند کی غیر موجودگی میں تاروں سے محو گفتگو تھی۔رات کی سیاہی نے پانچ منزلہ عمارت کو تاریک بنادیا تھا۔اس عمارت کی ایک کھڑکی سے اندر جھانکیں تو گل بیگ سے کپڑے نکال رہی تھی کہ بلقیس بیگم کمرے میں داخل ہوئیں۔

ٹور کینسل کردیا۔

جی ہاں۔۔

احمراب کیسا ہے۔ماما بے تاثر چہرہ لیے بولی۔

اپ اس سے ملنے نہیں گئیں۔گل خفا ہوئی۔ائی ایم سوری ابھی تھوڑی دیر تک چلتی ہوں۔وہ شرمندہ ہوئیں۔

اپ کب جارہی ہو۔وہ مزید بولیں۔

شاید ایک ہفتے تک۔احمر تب تک ٹھیک ہوجائے گا۔اس کا چہرہ سپاٹ تھا۔کچھ دیر خاموشی چھا گئی۔

کیا تم اسے معاف نہیں کرسکتی۔۔کیا اس کا گناہ اتنا بڑا تھا کہ تم اس کے ساتھ رشتہ ہی بھول رہی ہو۔انہوں نے شکوہ کیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں کچھ نہیں بولتی۔وہ اپنا کام جاری رکھتے ہوئے بولی۔ماں نے ایک گہری نظر اس پر ڈالی۔ایک سرد اہ بھری اور وہاں سے چل دی۔

ہاں اب بہتر لگ رہا ہے گل نے فون پہ بات کرتے ہوئے کہا۔ہاں وہ کام بھی ہو گیا۔وہ زینب کو بلیو روز کے بارے میں بتا رہی تھی۔کل ریسٹورنٹ اجانا مل کر پلان کریں گے۔وہ سپارٹ چہرہ لیے بول رہی تھی۔کہ دروازے پر دستک ہوئی۔گل الماری کے سامنے کھڑی تھی۔اس نے بغیر موڑے "کیوں اۓ ہو" پوچھا تو گل کی انکھیں تالاب میں بدل گئی۔اسے الماری دھندلی نظر انے لگی۔

یہ بتانے کہ تم اج بھی غلط ہو۔اج بھی خود کو عقل کل سمجھتی ہو۔اس کی اواز میں واضح شکوہ تھا۔

مجھے نہ تم سے کچھ کہنا ہے اور نہ ہی کچھ سننا ہے۔وہ پلٹی تو سامنے ایک 20،22 سالہ لڑکا دہلیز پر کھڑا تھا۔وہ پینٹ شرٹ پہنے خاصی وجیہ لگ رہا تھا۔

تم پچھتاؤ گی۔بہت زیادہ پچھتاؤ گی۔لیکن تب تک پانی سر سے گزر چکا ہو گا۔اس کی اواز میں واضح سوگواریت تھی۔

گل کبھی نہیں پچھتاتی۔وہ بھڑ بھڑائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

شاید تب تک میں مر چکا ہوں۔ یہ سن کر گل کو اپنا دل مٹھی میں بند ہوتا محسوس ہوا۔ چند لمحے اس کی انکھوں میں دیکھتی رہی۔ ایک انسواس کی پلکوں سے ٹوٹ کر گرا۔ پھر یکے بعد کئی انسو گرے لیکن وہ گن نہیں رہی تھی۔ ان انسوں کو گنتا بھی کون ہے۔ وہ چند لمحے افسوس سے اسے دیکھتا رہا۔ پھر وہاں سے چل دیا۔

(تم مجھے جانتی ہو گل۔۔۔۔ میں ایسا۔۔۔ ایسا کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔ گل۔۔۔ کیا تم نے یقین کر لیا نا۔ گل۔۔۔۔ گل ایسے مت دیکھو۔ اذلان مر جائے گا۔ یہ بے یقینی مجھے مار دے گی۔) ان اوازوں میں اتنا درد تھا کہ گل نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیے۔ وہ سب یاد نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس نے لمبے لمبے سانس لیے۔ خود کو ریلیکس کرنا چاہا۔ پھر الماری کی طرف بڑھ گئی۔ انسو اب بھی کنٹرول سے باہر تھے۔ اس نے الماری کے پٹ کھول کر نسا کی انگوٹھی نکال کر دیکھی پھر واپس وہیں رکھ دیا۔ وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

سڑک گاڑیوں سے کھچا کھچ بھری تھی۔ یوں کہ ساری دنیا کسی محفل پر نکلی ہو۔ بلند و بالا ہوٹل کی عمارت میں بھی کچھ ایسا ہی رش تھا۔ کرسیاں میز کے گرد پھول کی شکل میں ٹھہرائی گئی تھیں۔

گل اخر کب تک دل میں بغض پالی رکھو گی۔ جانے دو معاف۔ کر دو اسے۔ زینب تھکے تھکے لہجے میں بولی۔

کیسے معاف کردوں۔اس کی غلطی چھوٹی نہیں تھی۔گل غصے سے بولی۔

ازلان بھائی ہے تمہارا۔تم اتنا تو کر سکتی ہو نا۔

میں جانتی ہوں وہ میرا بھائی ہے۔لیکن اس کی غلطی بڑی تھی۔میں اسے معاف نہیں کر سکتی

۔وہ ہنوز ڈٹی ہوئی تھی۔

وہ پانچ سال سے لندن میں ہے۔وہ بھی تمہاری وجہ سے۔اگر گھر کا چکر لگاتا بھی ہے۔تو تم ملک سے باہر چلی جاتی ہو۔ایسے کون کرتا ہے۔وہ بھی اپنے بھائی کے ساتھ اور جہاں تک غلطی کی بات ہے۔تو وہ بھی اولاد آدم ہے۔غلطی سے بچ نہیں سکتا۔زینب کا لہجہ شکایتی تھا۔وہ خاموش رہی۔

احمر کیسا ہے؟زینب نے بات بدلتے ہوئے کہا۔ٹھیک ہے۔گل ابھی بھی وہیں ٹکی ہوئی تھی۔

گل کچھ پوچھنا تھا تم سے۔

ہاں پوچھو۔گل متوجہ ہوئی۔غصہ اب کچھ کم ہوا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

یہ عائشہ اور حاطب کون ہے۔ یہ سوال گل کے لیے غیر متوقع تھا۔اس کا غصہ اداسی میں بدل گیا ۔اس کی انکھوں میں واضح ملال تھا۔اس کی انکھیں برف ہوتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ کچھ دیر زینب کو بے بسی سے دیکھتی رہی۔

یہ پھر کبھی ڈسکس کریں گے۔ ابھی چلتے ہیں۔ گل نے کہا،اپنا پرس اٹھایااور فورا اٹھ کھڑی ہوئی۔

پر یہ کافی۔۔۔اس کی بات سنے بغیر ہی گل باہر کی جانب چل دی۔وہ گھر کی جانب روانہ ہو گئ ۔

تاریکی اس بلند و بالا عمارت کو اپنے سیاہ بالوں سے جکڑے ہوئے تھی۔اس عمارت کی کھڑکیوں میں سے مصنوعی روشنی دکھائی دے رہی تھی۔وہ فریج کے سامنے کھڑی تھی۔اس نے پانی والی بوتل فرج سے نکالی۔شیلف پر رکھے گلاس میں پانی کو انڈیلا اور کچن سے باہر چلی گئ۔وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اپنی شرافت کے ڈرامے میرے سامنے مت کیا کرو۔۔دبے دبے غصے سے کسی نے کہا۔تو گل کے قدم زنجیر ہو گئے۔وہ اس اواز کو بخوبی جانتی تھی۔

یہ گل اور ازلان کے سامنے تو چل سکتے ہیں،پر میرے سامنے نہیں۔اب بھی وہی لب ولہجہ تھا ۔گل کو اچانک کاربن ڈائی اکسائیڈ بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی۔اس کے پسینے چھوٹنے لگے۔وہ ماما بابا کے کمرے کے باہر سامنے کھڑی تھی۔یہ اواز بابا جان کی تھی۔گل کے ہاتھوں پانی کا گلاس زمین پر گر گیا۔وہ شاکڈ تھی کہ بابا جان کیسے ماما کے ساتھ ایسے بات کر سکتے ہیں۔ہمارے سامنے تو بہت پولائٹ نظر اتے ہیں۔گلاس کی گرنے سے شور پیدا ہوا۔

تم میرا ماضی بھول کیوں نہیں جاتے۔اب تو بچے بھی جوان ہو گئے ہیں۔اب کی بار ماما خلاف معمول ڈری ڈری سی لگ رہی تھیں۔گل کو بے اختیار ان پر ترس ایا۔وہ مزید ان کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

تم قابل نفرت ہو۔۔بابا غصے سے بولے۔

مجھے معاف کردو جہانگیر۔وہ اب بھی التجائیہ بول رہی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں بچوں کے سامنے تمہارے ساتھ مخلص ہوں۔اس کا ہر گز مطلب نہیں کہ میں تمہاری عزت کرتا ہوں۔میں تھوکتا بھی نہیں تم جیسی عورت پر۔بابا جان کا غصہ بڑھتا جارہا تھا۔وہ بند دروازے کے سامنے کان لگائے کھڑی تھی۔اس کی انکھوں سے انسو ٹپکنے لگ گئے۔اپنی ۲۵ سالہ زندگی میں اس نے ماما اور بابا کو کبھی لڑتے نہیں دیکھا تھا۔ظاہری طور پر بابا جان ڈرتے رہتے تھے ماما سے۔جب کہ ماما غصے والی تھی۔لیکن اج تو گل کو کچھ اور ہی دیکھنے کو ملا۔کچھ دیر وہ وہیں بت بنی کھڑی رہی پھر بھاگتے ہوئے اپنے کمرے کی جانب چلی گئی۔جاتے ہی وہ دھڑام سے بیڈ پر گری اور بے اواز رونے لگ گئی۔نہ جانے کب اس کی انکھ لگ گئی تو پھر انکھیں اگلے دن دوپہر کو کھلی۔وہ ماما سے بات کرنے گئی تو اسے معلوم ہوا کہ ماما بابا پہلے ہی دفتر جاچکے ہیں۔پھر اس نے زینب کو بلایا اور کافی دیر وہ اپنا غم ہلکا کرتی رہی تین چار گھنٹے زینب کے ساتھ گزارنے کے بعد وہ ریلیکس ہوگئی۔اب وہ صرف نقاب پوش کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

سورج کی روشنی ابی لہروں کی شکل میں کھڑکی سے داخل ہو کر گل کے کمرے کو منور کررہی تھیں۔کمرے میں نقاب پوش نمودار ہوا۔اس نے گل کی الماری کے پٹ کھولے۔اس میں سے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

لکڑی کا بوکس نکالا۔بوکس کو کھولا تو وہ نیلی انگوٹھی نظر ائی۔اس نے بوکس میں ہاتھ ڈال کر انگھوٹھی کو نکالنا چاہا۔۔تو۔۔۔تو اس کا ہاتھ اندر ہی دھنس گیا وہ زور لگانے لگا۔لیکن بے سود۔

کیا ہوا؟۔۔۔۔ہاتھ نہیں نکل رہا بے بی کا۔۔۔گل وہاں نمودار ہوئی اور معصومانہ انداز میں بولی۔

وہ اسے وہاں دیکھ کر چونک گیا۔

تو یہنا کی انگوٹھی لینے ائے ہو۔۔۔وہ ستائشی نظریں اس پر جمائے ہوئے تھی۔

یہ۔۔۔یہ کیا کیا ہے تم نے۔وہ مشتعل ہوا۔

لگتا ہے چہرے کے ساتھ ساتھ انکھوں پر بھی پٹی ہے۔اسی لیے تو سیاہ جل نظر نہیں ایا۔دیکھو اس باکس کے اندر ہلکا ہلکا سیاہ جل چھڑکا ہے۔وہ استہزایہ بولی۔

سیاہ جل۔۔۔۔مطلب 10 منٹ میں برف بن جاؤں گا۔وہ فکرمندی سے بھڑبھڑایا۔

ہاں۔۔۔۔اور پھر ساری زندگی ایک مجسمہ بن کر گزارنی پڑے گی۔وہ انگلی پر بالوں کے لیے لپیٹتے ہوئے بولی۔

تم۔۔۔۔تم نے یہ کیوں کیا۔وہ چلایا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تاکہ تمہاری منہ دکھائی کی جائے۔میں نے سوچا کافی عرصہ ہو چکا ہے۔اس دلہن کا چہرہ نہیں دیکھا۔اج وقت ان پہنچا ہے۔گل انکھیں سیکوڑتے ہوئے بولی۔اس کا ایک بازو مکمل منجمند ہو چکا تھا۔برف اب اس کے پورے بدن کا محاصرہ کر رہی تھی۔

تم اس کی بڑی قیمت چکاؤ گی۔وہ بات چبا چبا کر بولا۔

تم فکر مت کرو۔منہ دکھائی کا ایک تحفہ بھی دوں گی۔گل استہزایہ بولی۔

فکر کرنے کی باری اب تمہاری ہے۔وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا۔

اومیرا بی بی۔۔۔صدمہ واقعی بری چیز ہے۔دیکھونا۔۔کیسے تم الٹی سیدھی باتیں کرنے لگ گئے ہو۔گل معصومانہ شکل بنا کر بولی۔گل نے اس کے چہرے سے سیاہ نقاب اتارا تو اس کے قدموں تلے زمین کھسک گئی۔وہ چند لمحے کچھ بول نہ سکی وہ حیرت کی بلندیوں پر تھی۔و۔۔وا۔۔واجد بھائی وہ مشکل بول پائی۔

ہاں۔۔۔واجد بھائی کیسا لگا میرا سرپرائز ڈیئر گل۔وہ استزاحیہ بولا وہ بالکل شل تھی۔ساکت ۔جامد۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سورج اپنی مسور کن شعائیں بکھیرتا کرہ ارض کو چمکا رہا تھا۔بلند و بالا عمارت کے 25میں فلور پر کھڑکی سے اندر جا نکیں۔تو اندر معمول کا دفتری کام جاری تھا۔وہ سفید شرٹ اور سیاہ ڈریسنگ پینٹ میں کافی ہینڈ سم لگ رہا تھا۔اب اس کی طبیعت پہلے سے بہتر تھی۔گل نے ٹوور کینسل کر دیا تو پھر وہ گھر بیٹھنے کی بجائے افس چلا ایا۔وہ کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا کوئی میل ٹائپ کر رہا تھا۔جب میل مکمل ہوئی تو اس نے کرسی سے ٹیک لگائے لمبا سانس لیا۔اچانک اس کے سامنے ٹرے نمودار ہوئی جس میں چائے کا کپ موجود تھا۔احمر نے ٹرے کو تھامے لڑکی کو دیکھا۔وہ لڑکی باب کٹ ہیرز،انکھوں پر نظر کا چشمہ لگائے اور ماڈرن ڈریس پہنے بہت پریٹی لگ رہی تھی

۔

تھینکس۔۔کیا اپ نئی ائی ہیں۔احمر نے حیرت اس لڑکی کو دیکھا۔

نہیں۔۔ہاں۔۔بلکہ نہیں۔میں ایک دن کے لیے ائی ہوں۔وہ بہت سوچ سوچ کر بول رہی تھی۔ہوں۔کہہ کر اس نے چائے کا کپ اٹھایا،اپنے پاس رکھا اور دوبارہ کام کرنے لگ گیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میرا کام ہو گیا۔لڑکی نے خوبصورت چہرے پر ذلیل مسکراہٹ سے لیے سوچا اور وہاں سے چل کر ایک کونے میں کھڑی ہو گئی۔احمر نے ابلتی ہوئی چائے کو اپنے اندر انڈیلا۔پھر اسے اچانک نیند انے لگ گئی۔وہ انکھیں مسلنے لگ گیا۔کچھ لمحے اس نے اپنا کام جاری رکھا۔پھر وہ نیند کو خود پر طاری ہونے سے روک نہ پایا اور وہیں چیئر پر بیٹھے بیٹھے سو گیا۔چند لمحے وہ پر سکون سو یا رہا۔

تم یہاں نیند پوری کرنے ائے ہو۔اس بلند اواز پر احمر کی انکھ کھلی تو وہ فورا اٹھ کھڑا ہوا۔سامنے بلقیس بیگم کو کھڑے پایا وہ بہت غصے میں لگ رہی تھیں۔

بولو!۔۔۔افس کیا تمہارے سونے کے لیے بنایا گیا ہے۔ان کا پارہ ہائی ہو رہا تھا۔احمر کو اپنے سر میں ٹیسیں اُٹھتی محسوس ہوئیں۔درد سے وہ بار بار کنپٹیوں کو مسل رہا تھا۔بلقیس بیگم کی باتیں اسے طیش د**رہی تھی۔وہ عجیب سی کیفیت محسوس کر رہا تھا۔اسے شدید غصہ ارہا تھا وہ خود بھی حیران تھا کہ اسے اتنا غصہ کیسے اسکتا ہے۔وہ بھی مشکل خود کو قابو کر رہا تھا۔تم جواب کیو نہیں دے رہے۔میں پاگل ہوں جو بولے جا رہی ہوں۔

ہاں بالکل۔پاگل ہیں اپ۔۔۔اپ کو نظر نہیں ارہا کہ میری طبیعت بگڑ رہی ہے اور اپ کو اپنے کام کی پڑی ہے۔اس بار وہ خود کو قابو میں نہ رکھ سکا۔وہ دبے دبے غصے سے غرایا تو بلقیس بیگم چند لمحے اسے حیرت سے دیکھے گئیں۔احمر نے کبھی ان سے ایسے بات نہیں کی تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اب میرا مقصد 100 فیصد پورا ہوا۔اس عینک والی لڑکی نے شیطانی مسکراہٹ لیے، یہ تماشہ دیکھتے ہوئے سوچا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے سامنے زبان چلانے کی ہاں۔۔وہ غصے سے دھاڑیں۔عائزہ ابھی کہ ابھی ریز گنیشن لیٹر اسے تھماؤ اور چلتا کرو۔بلقیس بیگم نے حجاب میں لپٹی ائزہ سے کہا اور ایک بے یقین نظر احمر پر ڈالی۔پھر پیر پٹختی اپنی افس کی طرف چلی گئیں۔احمر کچھ دیر کے لیے غصے و شرمندگی کے تاثرات لیے کھڑا رہا۔پھر ائزہ نے ریز گنیشن لیٹر احمر کی طرف بڑھایا۔احمر نے غصے سے لیٹر کو ٹکروں میں پھاڑ دیا اور ہوا میں چھال کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا افس سے باہر نکل گیا

۔

-------------------◇◇◇◇◇◇◇-------------------

--

واجد بھائی اپ۔۔۔وہ بمشکل بول پائی۔

ہاں واجد بھائی۔۔۔کیسا لگا میرا سرپرائز۔۔ڈیئر گل۔وہ اس استہزایہ بولا۔وہ بالکل شل۔ ساکت تھی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چچ چچ۔۔۔صدمہ واقعی بری چیز ہے۔وہ شکل بھسورت ہوئے بولا۔گل ابھی تک شاکڈ تھی ۔اس کی انکھیں بھرائیں۔انسوؤں نے پلکوں سے جدائی چاہی۔چند لمحے وہ بول ہی نہ پائی۔جب کہ واجد ہنوز مسکرا رہا تھا۔

تمہیں کیا لگا واجد بھائی کوئی معصوم،شریف،فرشتہ صفت انسان ہے۔اور تم۔۔تم بہت بڑی بے وقوف ہو۔جس کے پاس اوور کانفیڈنس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔وہ طنزیہ بول رہا تھا ۔اب واجد کا دوسرا بازو بھی منجمند ہو رہا تھا۔گل یک ٹک اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔انسو بہہ رہے تھے۔

اب جلدی سے مجھے ازاد کر دو۔ورنہ میں تمہارا مون نوچ لوں گا۔وہ غصے سے غرایا۔تو گل ابھی بھی کچھ نہ بولی۔چند لمحے خاموشی سے گزر گئے۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ارے واجد بھائی۔۔۔۔واجد بھائی۔اپ بھی ناں۔۔۔بڑے مذاقیہ ہیں۔وہ زوردار قہقہے لگا کر ہنسنے لگی۔اور اپنے نقلی انسو صاف کرنے لگی۔تو واجد حیران رہ گیا۔چند لمحے وہ ہنستی رہی اور واجد شاکڈ رہا۔

اپ کو کیا لگتا ہے۔گل نہیں جانتی کہ اس نقاب کے پیچھے کون سا م***چہرہ ہے۔

اپ۔۔۔اپ سچ میں بہت معصوم ہیں۔اپ کا پردہ تو اسی روز فاش ہو گیا تھا۔جب ریسٹورنٹ

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

میں اپ کسی سے فون پر بات کر رہے تھے۔کچھ یاد ایا۔گل نے انکھیں گھماتے ہوئے اس سے پوچھا۔اچانک منظر بدلا کمرہ ریسٹورنٹ میں بدل گیا۔دن رات کی تاریکی میں بدل گیا۔یہ واجد بھائی یقینا اپنی گرل فرینڈ سے بات کر رہے ہوں گے اج انہیں رنگے ہاتھوں پکڑنا چاہیے۔گل چہرے پر معصومانہ مسکراہٹ طاری کی اور واجد کی جانب چل دی۔واجد کافی پریشانی کی حالت عالم میں کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔اس کا رخ دوسری جانب تھا۔

اج رات کام ہو جائے گا۔وہ دوسری طرف سے بات سننے کے لیے رکا۔میرا پلان پرفیکٹ ہے۔وہ تو کیا اس کا باپ بھی نہیں جان پائے گا۔میں اسے بری طرح شکست دوں گا۔گل سن کر قدر حیرت زدہ ہوئی۔وہ گیس کر رہی تھی کہ وہ کسی لڑکی سے بات کر رہا ہے۔لیکن یہاں تو ماجرا ہی کچھ اور تھا۔کچھ دیر بعد واجد بھائی کال کرنے کے بعد اکر گاڑی میں بیٹھنے لگے تو گل پہلے ہی فرنٹ سیٹ پر براجمان تھی۔

واجد بھائی کو احمر کو بلائیں۔نا جانے کہاں رہ گیا ہے۔گل نے فکر مندی سے کہا واجد نے اپنا موبائل گاڑی کی سیٹ پر رکھا اور خود چل دیا۔گل نے فورا فون اٹھایا۔

شکر ہے کوئی پاسورڈ نہیں ہے وہ بھڑ بھڑائی۔اس نے کال ہسٹری سے ایک نمبر نکالا جو کہ چاند منٹ پہلے ملایا گیا تھا۔پھر اس نے اپنے فون سے کال ملائی۔

مجھے تم سے ضروری کام تھا ملی۔ گل ملیحہ کو پیار سے ملی کہتی تھی۔

ہاں بولو میری جان۔ ملیحہ کھلے دل سے مسکرائی۔

ایک نمبر سینڈ کر رہی ہوں۔ اس کی ڈیٹیلز بھیج دو۔ گل اہستہ اہستہ بول رہی تھی۔ ملیحہ اور وہ لمبے عرصے سے دوست تھیں۔ اکثر ان کی بات چیت ہوتی تھی۔ ملیحہ نے کالج چھوڑنے کے بعد ہیکنگ سٹارٹ کر دی۔ اب وہ ایک پرائیویٹ ایجنسی میں کام کر رہی تھی۔

فکر ناٹ میری جان ہو جائے گا۔

اوکے میں ویٹ کرتی ہوں۔ کہہ کر گل نے کال کاٹ دی۔ اب احمر اور واجد بھائی بھی گاڑی کی طرف اتے دکھائی دیے۔

ارے واہ! گل سب سے پہلے ریسٹورنٹ سے باہر ہے۔ ماننا پڑے گا کرشمے اج کل کچھ زیادہ ہی ہو رہے ہیں۔ احمر ستاشی انداز میں بولا۔ جہاں گل ہو وہاں کرشمے نہ ہوں ایسا ممکن ہے کیا؟ گل نے ابرو اچکاتے ہوئے ستائشی انداز میں پوچھا۔

ہاں بھئی۔ احمر نے سرد اہ بھری اور گاڑی میں بیٹھ گیا۔ کچھ دیر بعد گل کے موبائل پر ملیحہ کا پیغام جگمگاتا دکھائی دیا۔ پیغام پڑھ کر گل کی انکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ چند لمحے وہ موبائل کو گھورتی

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

رہی اس کی انکھوں سے سیلابی ریلا جاری ہو گیا۔وہ نمبر نسا کا تھا۔واجد بھائی اتنا بڑا دھوکہ۔۔۔ اس نے لبریز انکھوں سے ایک نظر واجد کو دیکھا جو کہ اب گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔پھر اس نے نظریں باہر پیچھے کو دوڑتی ہوئی عمارتوں پر ٹکالیں۔احمر نے ایک دو بار اسے بلایا پر وہ بول ہی نہ پائی ۔پچھلے پانچ سال سے جس شخص کو وہ اپنے سگھے بھائی کی طرح مانتی تھی۔وہ اتنا بڑا فراڈ نکلا۔باقی کا سفر اس نے انسو کے ساتھ طے کیا۔واجد بھائی اتنا بڑا دھوکہ۔۔۔ قسم سے۔۔۔ یہ بہت مہنگا پڑے گا۔اپ کو گل نے کہا نہیں صرف ذہن میں سوچا۔ماضی کا سحر ٹوٹ چکا تھا اب وہ منجمند ہوتے ہوئے واجد کے سامنے کھڑی تھی۔

اب اپ بتائیں گل کے چنگل سے کیسے نکلیں گے۔وہ اپنے کمرے میں کھڑی تھی۔انگلی پر بالوں کی لیٹ لپیٹے ہوئے بولی۔

مجھے معاف کر دو گل میں میں ائندہ ایسا کچھ نہیں کروں گا۔پلیز۔۔مجھے اخری دفعہ معاف کر دو ۔وہ معصومانہ شکل بنا کر بولا۔ہا۔۔۔۔ہا۔۔۔پھر وہ بے ہنگم طریقے سے ہنسا۔رسی جل گئی پر بل نہیں گیا،واجد بھائی۔پہلے خود کو ازاد تو کر لو پھر یہ ہاہاہاہا بھی کر لیجئے گا۔گل نے طنزیہ انداز میں کہا۔مجھے کچھ نہیں ہو سکتا۔وہ اس کی انکھوں میں دیکھ کر غرایا۔

اف یہ صدمہ۔۔۔۔۔ابھی چند منٹ بعد اپ اپ کا مجسمہ ریڈی ہو گا۔پھر ساری زندگی چپ چاپ گزرے گی۔نئ۔گل نے مسکراتے ہوئے اس کی رائے مانگی۔تو خاموشی سے اسے دیکھتا رہا ۔واجد کے دونوں بازو مکمل طور پر فریز ہو چکے تھے۔گل نے اسے گردن سے دبوچا اور اسے لیے وہاں سے غائب ہو کر ایک بڑی پہاڑی پر اپہنچی۔اس نے واجد کو جادوی زنجیروں کی مدد سے ایک بڑے پتھر سے باندھ دیا۔اب اہستہ اہستہ واجد کی ٹانگیں بھی منجمند ہو رہی تھیں۔

اب بتاؤ۔تمہارا اور نسا کا اصل مقصد کیا ہے؟کیوں ہر بار میرے راستے کا کانٹا بنتے ہو؟وہ بے تاثر چہرہ لیے ہوئے تھی۔

ہمارا مقصد۔۔۔۔۔ہاہا۔۔وہ بھنگم طریقے سے ہنسا۔ہمارا تو کوئی مقصد نہیں۔البتہ۔۔ہم تو چھوٹے چھوٹے کیڑے ہیں۔وہ ذلیل سی مسکراہٹ لیے بولا۔

اچھا۔گل نے کچھ سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔تم یوں کیوں نہیں کہتے کہ تم کسی کے پالتو ہو۔ صحیح کہا نا ۔۔۔پالتو۔۔۔کتے۔۔۔گل نے ستائشی انداز میں اسے کہا تو غصے سے اس کے جبڑے بھینچ گئے۔

ہمارا ماسٹر مائنڈ اتنا پاورفل ہے کہ تمہیں چٹکیوں میں مسل سکتا ہے۔وہ قدر فخر اور غصے سے بولنا

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

اچھا۔۔۔تو کون ہے تمہارا ماسٹر مائنڈ اور وہ کیوں منہ چھپائے بیٹھا ہے۔اب گل نے چہرے پر مصنوئی معصومیت طاری کرلی۔

ہم یہاں ہیں۔ایک خوفناک اواز سنائی دی۔گل نے پلٹ کر دیکھا تو وہاں سینکڑوں لوگوں کی فوج کھڑی تھی۔وہ سب لوگ سیاہ لباس پہنے، ہاتھوں میں تلواری لیے، چوکنا کھڑے تھے۔گل انہیں دیکھ کر چونک گئ۔اسے انکھوں دیکھے منظر پر یقین نہیں ارہا تھا۔تاحد نگاہ سپاہی ہی سپاہی تھے۔ان کے اگے سیاہ گھونگھٹ اوڑے کوئ کھڑا تھا۔گل سمجھ ہی نہیں پائی کہ وہ مرد ہے یا عورت۔اس کے پیچھے نسا بھی کھڑی تھی۔گل نے سوالیہ نظریں واجد پر ڈالیں۔جس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ نمودار تھی۔کوئی جلال سا تھا اس مردیاں عورت کی اواز میں جس نے گل کو چند لمحے کے لیے پریشان کر دیا۔پھر جلد سنبھل گئ۔

یہ سیاہ محل کی ملکہ ہیں۔۔۔۔خون کا کھیل انہیں بے حد پسند ہے۔نسان انے قدر فخر سے بلند اواز میں کہا۔اس لیے بہتر یہی ہے کہ تم واجد کو ازاد کر دو۔ورنہ نتائج کی ذمہ دار تم خود ہو گی۔نسا غصے سے چبا چبا کر بولی۔جبکہ گھونگھٹ میں چھپی ملکہ اکڑی گردن لیے خاموش کھڑی تھی ۔کوئی رعب سا تھا جو اس کی ذات سے ٹپک رہا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سیاہ محل۔۔۔۔۔۔۔گل زیر لب بڑبڑائی۔وہ یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ یہ نام پہلے کہاں سن چکی ہے۔اچانک اس کے ذہن میں جھماکا ہوا۔منظر بدل گیا۔وہ اندھیری غار میں گرو کے سامنے بیٹھی تھی۔دیوں کی روشنی منظر کو خوفناک اور سحر زدہ بنا رہی تھی۔

سیاہ محل کے لوگ بے پناہ ظالم ہوتے ہیں۔خون کی ہولی ان کے لیے ایک معمولی کھیل ہے۔ گرو اسے نرمی سے سمجھا رہے تھے۔ان سے مقابلہ موت مانگنے کے مترادف ہے۔سیاہ محل کی ملکہ کے پاس ہزاروں سپاہیوں کی فوج ہے۔لیکن وہ انسانوں سے کبھی نہیں ملتیے۔حقیر سمجھتے ہیں انسانوں کو۔ گرو نے مزید کہا۔منظر واپس بدلا تو وہ پہاڑی پر واجد کے قریب کھڑی تھی۔

تم واجد کو ازاد کرو گی یا نہیں۔اس بار نسا چلائی۔گل نے نسا کی بات کا جواب نہ دیا۔بلکہ ملکہ کو حیرت سے دیکھے گئی۔

یہ ایسے نہیں مانے گی۔اسے سامنے لاؤ۔۔۔ملکہ کی خوفناک اواز گونجی تو چند سپاہی ایک ادمی کو گھسیٹتے ہوئے سامنے لائے۔اس ادمی کے چہرے پر سیاہ کپڑا تھا۔وہ ادمی خود کو چھڑانے کی بھرپور جدوجہد کر رہا تھا۔گل کچھ دیر تک اس ادمی کو گھورتی رہی۔پھر سپاہیوں نے اس ادمی کو ملکہ کے قدموں میں لا پھینکا۔ادمی کے منہ سے کپڑا ہٹایا تو گل کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

پری غار سے باہر نکلی اور بڑے سفید پنکھ پھیلائے اڑتی ہوئی حور تک پہنچی جو کہ قدر فکر مندی سے ارد گرد چکر کاٹ رہی تھی۔پری کو دیکھ کر وہ رک گئی۔

وہ۔۔۔۔لڑکا۔۔وہ۔۔وہ نہیں ایا۔وہ بہت ڈری ہوئی لگ رہی تھی اس کے ہاتھ لرز رہے تھے۔

وہ نہیں ائے گا۔اب وہ کبھی نہیں ائے گا۔پری نے حور کے گالوں پر ہاتھ رکھے ہوئے نرمی اور افسوس سے کہا۔حور کی انکھوں نے برسنا چاہا تو وہ انہیں روک نہ پائی۔دل کی دھڑکنیں بے اختیار تیز ہوئیں وہ انھیں بھی نہ روک پائی۔کچھ بھی اس کے اختیار میں نہ تھا۔چلو اب تمہاری مدد کو چلتے ہیں پری نے مزید کہا تو وہ حیران نہ ہوئی۔اب کوئی بھی چیز اسے حیران نہیں کر سکتی تھی۔

اب تم یہ سوچ رہی ہو کہ میں کیسے جانتی ہوں کہ تمہیں مدد کی ضرورت ہے۔وہ رکی۔کیونکہ یہاں ہر کوئی مدد کے لیے ہی اتا ہے۔پھر خود ہمیشہ کے لیے یہیں قید ہو جاتا ہے۔کئی سال پہلے میں بھی یہاں اپنے لوگوں کے لیے ائی تھی۔وہ لوگ تو بچ گئے۔پر مجھے یہاں صدیوں قید رہنا پڑا۔وہ پری زخمی سا مسکرائی۔پری نے اس کا ہاتھ پکڑا اور ہوا میں اڑنے لگی۔تو صحرائے حور موڑ مڑ کر بس اس غار کو دیکھے جا رہی تھی۔اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دھڑکنیں اس خوفناک غار میں کہیں مجسمہ بن گئی ہیں۔سکون نے وہی پڑاؤ ڈال لیا ہے۔اس کی زندگی رک سی گئی تھی۔اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کا دل چاہا کہ وہ فوراً بھاگتے ہوئے اس غار میں جائے اور اسے نکال لائے۔ لیکن جگنو میں کسی ایک کو زندہ کرنے کے لیے خود اس کی جگہ پتلا بننا پڑتا ہے۔

چند گھنٹے بعد پری نے سب کو ٹھیک کر دیا تھا۔ حور کے علاوہ سب جھونپڑیوں کے قریب چارپائیوں پر بیٹھے تھے پری اپنے پنکھ پھیلائے بڑی شان سے ہوا میں کھڑی تھی۔ رات دم توڑ چکی تھی۔ صبح کی ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا جگر کو سردی بخش رہی تھی۔

اس لڑکی نے اچھا نہیں کیا۔۔۔ بالکل بھی اچھا نہیں کیا۔ رضیہ بیگم کسی غیر مرائی نکتے کو دیکھتے ہوئے غم و غصے سے بول رہی تھیں۔ کیا ہم ساری عمر یہیں قید رہیں گے۔ پاس بیٹھی ہانیہ نے کہا تو دانیا نے اسے اپنے گلے لگایا۔

رضیہ بیگم ہے ناں۔ وہ کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گیں۔ دانیا نے اسے تسلی دی۔ وہ سب لوگ رضیہ بیگم کو اپنی ڈھال سمجھتے تھے۔ وہ سب محبت سے یہ قید کاٹ رہے تھے۔ پری چپ چاپ کھڑی انہیں سن رہی تھی۔

کیا ہم اس لڑکی کو ڈھونڈ پائیں گے۔ رضیہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے پری کو دیکھا۔ کچھ دیر سناٹے نے حکومت کی۔

اس لمبی قید کی وجہ سے میں بہت کمزور ہوں۔میں ابھی اس کا مقابلہ نہیں کر پاؤں گی۔مجھے نارمل ہونے میں ابھی وقت لگے گا۔پری مایوسی سے بولی۔ایک بار پھر خاموشی نے سر اٹھایا۔ سب پریشان بیٹھے تھے۔

ااااا۔۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔۔کسی کے چیخنے کی اواز سنائی دی۔وہ سب حیرت زدہ ہو گ ئے۔حور رضیہ بیگم زیر لب بھڑ بھڑائیں۔سب لوگ چار پائیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔سب نے اواز کی سمت دوڑنا شروع کر دیا۔دوڑتے دوڑتے سب جھونپڑی کے پیچھے پہنچ گئے۔وہ منظر دیکھ کر سب کے منہ کھلے کے کھلے رہ گئے۔

-------------◇◇◇◇◇◇◇---------------------------

اس ادمی کے منہ سے کپڑا ہٹایا تو گل کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

بابا۔وہ بدقت بول پائی۔یہ دوسری دفعہ تھا کہ اس کے دشمنوں نے اس کی فیملی کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔گل نے اپنی انکھوں کو نم ہوتے محسوس کیا۔ایک انسو اس کی پلکوں سے ٹوٹ کر گرا۔جہانگیر صاحب یہ منظر دیکھ کر سمجھ ہی نہیں پائے کہ ہو کیا رہا ہے۔

میرے بابا کو کچھ نہیں کرنا۔میں۔۔۔میں واجد کو ازاد کرتی ہوں۔ کہہ کر اس نے جادو سے زنجیریں توڑیں اور واجد کو ازاد کیا۔پھر جادو سے اس کی منجمد ہاتھ اور پاؤں کو ٹھیک کیا۔اب سپاہیوں نے ملکہ کے اشارے پر گل کے بابا کو ازاد کیا۔اب ایک طرف سے واجد جارہا تھا۔جبکہ دوسری طرف سے جہانگیر صاحب ارہے تھے۔گل کی نظر جہانگیر صاحب پر ٹکی ہوئی تھی۔ انسو ہنوز اس کے گالوں سے لڑھک رہے تھے۔اب واجد اور جہانگیر صاحب ایک دوسرے کے قریب سے گزر رہے تھے کہ واجد نے جہانگیر صاحب کو گریبان سے پکڑا۔ایک سیکنڈ کے دسویں حصے میں 12،10 سپاہیوں نے اڑ کر گل کے بازوں کو جکڑ لیا۔وہ لبریز انکھوں سے کبھی سپاہیوں کو دیکھتی اور کبھی اپنے بابا کو۔واجد نے جادو سے خنجر تیار کیا اور فورا جہانگیر صاحب کے سینے میں گاڑ دیا۔

بابا۔گل کی چیخ نکلی۔سپاہیوں نے اس کے بازو مضبوطی سے جکڑ رکھے تھے۔اس نے اپنا اپ ازاد کروانے کی بھرپور کوشش کی لیکن ناکام رہی۔اس کی پتھرا انکھیں پتھریلی زمین پر تڑپتے ہوئے بابا جان کو دیکھتی رہیں۔واجد نے ان کے تڑپتے وجود کو ایک زوردار ٹھوکر ماری تو وہ مزید کرا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

بابا۔ گل ایک بار پھر چلائی اس کی انکھیں مسلسل بہہ رہی تھیں۔وہ بھرپور زور لگا رہی تھی۔
گل نے جادو سے سب سپاہیوں کو دور دھکیلا اور خود بھاگتی ہوئی اپنے بابا کی طرف بڑھنے لگی۔ہر چیز سلو موشن محسوس ہورہی تھی۔اس کی نظر زمین پر بے سود پڑے بابا جان پر ٹکی ہوئی تھیں۔ وہ بھاگتی ہوئے دھڑام سے زمین پر گری اس کا چہرہ پتھریلی سر زمین پر لگنے سے ہونٹوں سے خون بہنے لگا۔اس کے ماتھے پر بھی ہلکی سی خراشیں اگئیں۔زخمی چہرے پر دھول نے پڑاؤ ڈال لیا ۔وہ کسی بھی چیز کی پرواہ کیے بغیر اٹھی اور دوبارہ بھاگنے لگی۔وہ نہیں جانتی تھی کہ کب ملکہ اپنی فوج لیۓ وہاں سے غائب ہوگئی۔اسے بس دم توڑتے ہوئے بابا جان دکھائی دے رہے تھے۔ وہ اکران کے قریب گھٹنوں کے بل اببیٹھی۔اس نے بابا جان کی نبض چیک کی۔پر بابا جان جا چکے تھے۔ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔اس نے اپنے بابا کے چہرے پر ہاتھ لگایا۔وہ رو نہیں رہی تھی وہ گم سی ہوگئی۔جیسے سورج بادلوں کے پیچھے ہو جاتا ہے یا جیسے سیاہ چاند کی روشنی کو اپنی سیاہی سے ڈھانپ دیتی ہے۔گل کا چہرہ سفید پڑھ رہا تھا۔وہ اپنے بابا کے ہاتھوں کو گھور رہی تھی۔یادوں کی بہتی روح اسے اس کے بچپن میں لے گئی۔وہ اپنے بابا کے پہلو میں بیٹھی تھی اور وہ اپنے ہاتھوں سے اس کے سیاہ بالوں کی چوٹی بنا رہے تھے۔منظر بدلا تو واپس اسی پہاڑی پر بابا کے سامنے بیٹھی تھی۔پھر اس کی نظر بابا جان کے ہونٹوں پر پڑی اسے وہ منظر یاد اگیا۔جب بابا جان سکول جانے

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

سے پہلے گل کا ماتھا چومتے تھے۔ بابا جان کی بے جان انکھوں کو دیکھ کر اسے وہ منظر یاد ایا جب چھٹی کے وقت سکول کے باہر مسکراتی انکھ کے لیے وہ گل کا انتظار کرتے تھے۔ وہ بابا جان کے ساتھ بیتائے ہر لمحے کو یاد کر رہی تھی۔ پر وہ رو نہیں رہی تھی۔ چند لمحے وہ بے جان بابا جان کے قریب بیٹھی رہی۔ اسے سمجھ نہیں ارہا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے۔ وہ بس بابا جان کے چہرے پر ہاتھ پھیر رہی تھی۔ انہیں پیار کر رہی تھی۔ جیسے وہ کبھی بچپن میں کیا کرتی تھی۔ چند مزید ساعتیں بیتیں تو اسے ماما اور ازلان کا خیال ایا۔ اس نے پری روپ ختیار کیا۔ اس کے سیاہ بال نیلے اسمانی رنگ کے بالوں میں اور کپڑے سفید فراک میں بدل گئے۔ لیکن اسے کچھ بھی بدلتا محسوس نہیں ہوا۔ اس کی ساری حسسیں دم توڑ چکی تھیں۔ اس نے بابا جان کو اٹھایا اور اس کے بڑے بڑے پنکھ اسے اڑا لے گئے۔ چند لمحے بعد وہ اپنے گھر اپنے بابا کی میت کے سامنے پتھر انکھیں لیے بیٹھی تھی۔ لوگ رو رہے تھے۔ چیخ و پکار کی اوازیں ارہی تھیں۔ لیکن وہ کچھ بھی نہیں سن رہی تھی۔ وہ بس اپنے بابا جان کو دیکھ رہی تھی۔ وہ بہت معصوم اور پیارے لگ رہے تھے۔ پر وہ بول کیوں نہیں رہے۔ مجھ سے بات تک نہیں کر رہے۔ وہ دل ہی دل میں خود سے پوچھ رہی تھی۔ اس کی نظر اپنی ماما پر پڑی جو کہ خلاف معمول زار و قطار رو رہی تھیں۔ وہ بڑی تکلیف میں تھی۔ گل نے پہلے انہیں ایسے کبھی نہیں دیکھا تھا اور ازلان۔۔۔ اس نے بے اختیار سوچا۔ اس

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کی نظروں نے ازلان کو تلاش کیا۔وہ بلک بلک کر رو رہا تھا۔گل کو ماما اور ازلان پر بے اختیار ترس ایا۔پر خود پر کیا ایا۔۔۔وہ سمجھ ہی نہ پائی۔گل کے قریب ہی زینب بیٹھی تھی۔جو کہ روتے ہوئے گل کو اپنے گلے لگا رہی تھی اور وہ کچھ کہہ رہی تھی۔پر گل کو سنائی نہیں دے رہا تھا۔اذلان اٹھ کر گل کے قریب اکر بیٹھ گیا۔وہ گل سے لپٹ کر داڑھے مار کر رونے لگا۔گل اج اس سے نفرت نہیں کر پا رہی تھی۔وہ اسے خود سے علیحدہ بھی نہ کر سکی۔اس نے دوبارہ نظریں باباجان کی طرف موڑ لیں۔

گل۔۔۔گل۔۔۔دیکھو ہمارے بابا۔۔۔ہمارے بابا ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔اب ہم کبھی انہیں نہیں دیکھ پائیں گے۔وہ اٹک اٹک کر بول رہا تھا۔اس کی انسو اس کے چہرے پر راج کر رہے تھے۔

گل۔۔اب۔۔۔اب وہ مٹی تلے چلے جائیں گے۔گل۔۔تم سن رہی ہو۔۔گل۔۔اس نے گل کو جھنجوڑا۔پر وہ نہ جانے کہاں تھی۔زینب بھی اس سے باتیں کر رہی تھی وہ کسی کو نہیں سن رہی تھی۔اب احمر بھی گل کے قریب اکر بیٹھ گیا اس کی انکھیں بھی لبریز تھیں۔تدفین کے بعد سب مہمان گھر سے رخصت ہو چکے تھے۔اب صرف گھر والے اکٹھے بیٹھے تھے۔احمر بھی انہی کے ساتھ تھا۔جبکہ واجد وہاں موجود نہ تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کس نے مارا بابا جان کو۔۔۔۔بتاؤ گل۔ازلان نرمی سے پوچھ رہا تھا۔وہ چپ تھی وہ فضا میں کسی غیر مرائی نقطے کو گھور رہی تھی۔کس نے مارا بابا کو گل ؟اس نے خود سے یہ سوال کیا۔وہ بھول چکی تھی کہ بابا کو کس نے مارا۔اسے بس ایک ہی بات یاد تھی کہ اس کے بابا مٹی تلے دفن ہو چکے ہیں۔اب وہ انہیں کبھی نہیں دیکھ پائے گی۔

گل کس نے مارا بابا کو۔۔۔وہ گل کو جھنجھوڑتے ہوئے غصے سے گرجا۔تو وہ پہلی بار حوش میں ائی۔اسے یاد ایا کہ وہ کہاں ہے ؟ کیا کر رہی ہے ؟اچانک اس کی دماغ کام کرنے لگ گیا۔اسے وہ بھی منظر یاد اگیا جب واجد نے بے رحمی سے اس کے بابا جان کو قتل کیا تھا۔کچھ دیر تک وہ بولی نہ۔ازلان اس کے جواب کا انتظار کرتا رہا۔وہ اٹھی اور بڑی تیز رفتاری سے جا کر احمر کو گریبان سے سے پکڑ لیا۔

میں بدلہ دوں گی۔۔میں ایک ایک سے بدلہ لوں گی۔جب گل جہانگیر بدلے پر اتی ہے تو نسلیں اجاڑ دیتی ہے۔۔۔۔کسی کو نہیں بخشوں گی۔اس نے احمر کو جھنجھورتے ہوئے اتنی بلند آواز میں کہا کہ احمر کانپ کر رہ گیا۔وہ سمجھ ہی نہ پایا کہ وہ کیوں کہہ رہی ہے۔اس نے سوچا کہ شاید جہانگیر صاحب کی موت گل کے لیے بہت بڑا صدمہ ہے۔پھر احمر نے گل کے سر پر ہاتھ رکھنا چاہا تو نے اسے اتنی زور سے دھکا دیا کہ وہ دور جا گرا۔ازلان اور ماما یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

کوئی میرے قریب مت ائے۔۔۔۔سنا اپ سب نے۔۔کوئی بھی میرے قریب مت ائے۔۔۔اس بار بھی وہ چلائی۔سب لوگ اسے دیکھ کر حیرت کی بلندیوں پر جا پہنچے۔احمر چند لمحے زمین سے اٹھ ہی نہ پایا۔وہ بس یک ٹپ اسے دیکھے گیا۔ایک انسو اس کی پلکوں سے ٹوٹ کر گرا۔

اپ دونوں میں سے کوئی بھی اس گھر سے باہر نہیں نکلے گا۔گل نے ماما اور ازلان کو تنبیہ کی۔ان کی سمجھ سے باہر تھا جو گل کہہ رہی تھی۔

اور تم۔۔۔تم اپنا بوریا بستر اٹھاؤ یہاں سے چلتے بنو۔وہ انگلی اٹھائے غصے سے احمر پر دھاڑ رہی تھی۔جب کہ وہ یک ٹک معصومیت اسے دیکھے گیا۔ماما میرے انے تک اس شخص کا سامان گھر سے باہر پڑا ہوا اور یہ مجھے یہاں نظر نہ ائے۔غصے سے ماما کی طرف پلٹی اور پھر بھاگتے بھاگتے باہر کی جانب چل دی۔

چند لمحے بعد وہ غار میں موجود تھی۔مجھے ہر حال میں سیاہ محل کا پتہ چاہیے۔اس کا غضب بڑھتا گیا۔گرو نے افسوس سے گل کو دیکھا۔پھر اٹھ کر اس کے پاس اگئے۔انہوں نے بڑی نرمی سے گل کے سر پر ہاتھ رکھا۔چند لمحے خاموشی سے گزر گئے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

وہ سیاہ محل ہے۔ جہاں رہنے والوں کے اعمال بھی سیاہ ہیں۔ وہاں جانے کے لیے تمہیں ایک بڑی قیمت چکانی پڑے گی۔ وہ نرمی سے سمجھا رہے تھے۔

مجھے کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔ مجھے ہر حال میں وہاں جانا ہے۔ وہ غصے سے دھاڑی۔ گرو نے محل کا پتہ اسے سمجھایا۔ جب بھی کوئی مشکل ائے تو یاد رکھنا تمہارا یہ گروہ تمہارا باپ بن کر تمہیں وہاں سے نکالے گا (باپ کا لفظ سن کر وہ زخمی سا مسکرائی) اپنا خیال رکھنا انہوں نے مزید کہا۔ گل نے محض سر ہلایا۔ وہ غار سے نکل کر پتھریلی پہاڑی سست رفتاری سے چلنے لگی۔ اس کی انکھیں بوجھل تھیں۔

مجھے احمر کے ساتھ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اس کا کیا قصور تھا۔ وہ تو بہت معصوم اور اچھا ہے۔ لیکن واجد۔۔۔ اسے تو میں زندہ نہیں چھوڑوں گی۔ کتے کی موت ماروں گی اسے۔ کہہ کر اسنے پری روح دھار لیا اور اڑان بڑھتی ہوئی پہاڑیوں پر سے گزرنے لگی۔

سورج اپنی نارنجی شعاؤں سے سیاہ محل کی دیواروں کو روشن کیے ہوئے تھا۔ سیاہ محل ایک پہاڑی پر قدر فخر سے سربلند کیے کھڑا تھا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

محل سے کچھ فاصلے پر نسا اور واجد کھڑے تھے۔ محل نے کافی حد تک سورج کی روشن کرنوں کو ان دونوں تک پہنچنے سے روک رکھا تھا۔ نسا واجد سے انگوٹھی حاصل کر کے دوبارہ پاورز حاصل کر چکی تھی۔اب وہ واپس اپنے پری روپ میں تھی۔

میرے خیال میں تمہیں کہیں چھپ جانا چاہیے۔۔نسا نے فکر مندی سے کہا۔

میں کسی سے ڈرتا ورتا نہیں ہوں۔واجد خفا ہوتے ہوئے کہا۔

اچھی بات ہے۔لیکن کم از کم تمہیں گل سے ضرور ڈرنا چاہیے۔۔۔ایک پھول کے لیے اس نے ہمیں ذلیل کر دیا تھا۔تو سوچو اپنے باپ کے لیے کیا کرے گی۔نسا نے اسے انے والے خطرے سے اگاہ کیا۔

ہمارے ساتھ ملکہ ہیں۔وہ ہمیں کچھ نہیں ہونے دیں گیں۔کچھ بھی نہیں۔وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا تو نسا چپ ہو گئی۔تو کیا وہ تمہارے بھائی احمر کو نقصان نہیں پہنچائے گی؟نسا نے حیرت سے پوچھا۔

نہیں۔۔۔وہ ایسا نہیں کر سکتی۔احمر دوست ہے اس کا۔وہ اپنی دوستی نبھانا جانتی ہے۔اب وہ بولا تو اس کی اواز میں ایک ملال سا تھا۔جو گناہوں کے حد سے بڑھنے والا ہوتا ہے۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM

FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم اپنے بھائی کو ہمارے گینگ میں شامل کیوں نہیں کر لیتے۔نسا نے سوچتی نگاہوں سے اسے کہا۔

وہ بہت معصوم ہے۔وہ ایسی گندگی کے لیے پیدا ہی نہیں ہوا۔میں اسے اس طرف کبھی نہیں انے دوں گا۔۔۔وہ خود بھی کبھی نہیں ائے گا۔وہ توقف سے بولا۔کچھ دیر خاموشی چھا گئی۔

اچانک وہاں گھونگھٹ میں چہرہ چھپائے ملکہ نمودار ہوئی۔خلاف معمول اج وہ ہی اکیلی ائی تھیں۔

خوش امدید ملکہ۔۔دونوں نے جھک کر کہا۔واجد مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔ملکہ نے خوفناک اواز میں کہا۔

مجھے بلا لیا ہوتا۔اپ نے کیوں تکلف کیا۔واجد نہایت ادب سے گویا ہوا۔

چلو میرے ساتھ۔ملکہ نے اس کی بات کو گنور کیا اور اسے لیے غائب ہو گئی۔

کچھ دیر بعد نسا محل میں داخل ہوئی۔ محل اندر سے کافی بھیانک لگتا تھا۔دیواروں سے انسانوں اور جانوروں کی کھوپڑیاں چپکی ہوئی تھیں۔سامنے تخت پر ملکہ بیٹھی تھیں۔وہ اب بھی گھونگھٹ اوڑھے ہوئے تھیں۔وہ ملکہ کے پاس ادب سے جا کھڑی ہوئی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

نسا ہمارا مقصد بہت بڑا ہے۔ تم جانتی ہو ناں گل اب تک کیوں زندہ ہے؟ نسا نے اثبات میں سر ہلایا۔ ہمارے مقصد کی تکمیل اس کی زندگی سے منسلک ہے۔ وہ ہزاروں خزانوں کی چابی ہے ۔اسے ہر حال میں زندہ رہنا ہے۔ ملکہ نے ملکہ کس انداز میں کہا۔

جی ملکہ ۔۔ نسا نے سر ہلایا۔ ملکہ کا تخت ایک بڑے سے ہال میں موجود تھا جہاں خاصا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ سامنے بیرونی دروازہ تھا۔ جس میں سے روشنی چھین کر اندر آرہی تھی۔ ملکہ کے تخت کے گرد کچھ سپاہی کھڑے تھے۔

گل ابھی صدمے میں ہے۔ لیکن وہ بدلہ ضرور لے گی۔ اس لیے واجد کا خیال رکھنا۔ ویسے واجد ہے کہاں۔ ملکہ نے توقف سے پوچھا تو نسا ٹھٹک کر رہ گئی۔

ابھی۔۔۔۔ ابھی آپ ہی۔۔ تو اسے اپنے ساتھ لے کر گئی تھیں۔ وہ اٹک اٹک کر بول رہی تھی۔ ملکہ کچھ دیر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی رہی۔

تمہارا دماغ جل گیا ہے کیا؟۔۔ میں میں تو کب سے یہاں بیٹھی ہوں۔ وہ میرے ساتھ کیسے جا سکتا ہے؟ ملکہ کا غصہ عروج پر تھا۔ نسا کی چھٹی اسے کسی بڑے خطرے کی امد کا پتہ دے رہی تھی

۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چھوڑو مجھے۔۔۔وہ لڑکی چلائی۔حور نے اس لڑکی کو بالوں سے جکڑے زمین پر لٹایا ہوا تھا۔اس کے قریب سرخ اب سے بھرا مٹکا پڑا تھا۔حور نے مٹکے سے سرخ اب اس لڑکی کے چہرے پر انڈیلا تو وہ تڑپ اٹھی۔اس کی چیخیں پورے صحرا میں گونجنے لگیں۔

حور۔۔تم نے۔۔۔تم نے اسے کیسے تلاش کیا؟رضیہ بیگم بمشکل بول پائیں۔یہ منظر دیکھے وہ مسکرا اٹھیں۔جبکہ باقی سب ابھی بھی شاکڈ تھے۔

جب میں نے اپ سب کو زخمی دیکھا تو وہاں زمین پر ایک موتی پڑا دکھائی دیا وہ ہم میں سے کسی کا نہ تھا میں سمجھ گئی کہ اسی دھوکے باز کا ہو گا میں نے وہ موتی سرخ اگ کے مٹکے میں ڈالا۔تو سرخ اپ کی جادو نے اسے یہاں لا پھینکا۔رضیہ بیگم اس سرخ اب کا استعمال کیا ہے؟حور نے اپنی نظریں اس لڑکی پر ٹکائے ہوئے پوچھا جو کہ کراہ رہی تھی۔

یہ۔۔۔یہ ان ئے قیدیوں کے لیے زندگی ہوتا ہے۔رضیہ بیگم الجھی ہوئی لگ رہی تھی۔

سیاہ محل کے لوگوں کے لیے یہ اب کیا ہے؟حور نے فاتحانہ نگاہوں سے رضیہ بیگم کو دیکھا۔تو رضیہ بیگم کی منہ پر مسکراہٹ دوڑائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM
FB/INSTA:NOVELSCLUBB

موت۔۔۔۔یہ موت اس محل باشندوں کے لیے؟اس بار رضیہ بیگم قدر فخر سے بولیں۔

سرخ اب برائی کی موت ہوتا ہے۔چاہے صحرہ پر ملکہ کا جادو چلتا ہے۔پر سرخ اب پر۔۔۔۔کسی کا زور نہیں چلتا۔اس بار نیلی انکھوں والی پری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

حور اس پر سارا مٹکہ انڈیل دو۔۔تاکہ اس کا قصہ ہی ختم ہو جائے۔رضیہ بیگم جوش سے بولیں۔تو حور زخمی سا مسکرائی۔چند سال پہلے رضیہ بیگم نے حور کو سرخ اب کے بارے میں کافی کچھ بتایا تھا۔اگر کہ سیا محل کی لوگوں کی کوئی قیمتی چیز اس سرخ اب میں ڈالی جائے تو وہ خود بخود اس مٹکے کی طرف کھینچے چلے جاتے ہیں۔وہ خود پر قابو نہیں پا سکتے اور یہی ان کی موت کا سامان ہوتا ہے۔

نہیں رضیہ بیگم۔ابھی اس کی پاور چلی گئی ہیں۔یہ بہت کمزور ہے۔ہم اس کی طرح بے حس نہیں ہے جو اس کا قتل کریں گے۔پر ہم اسے ازاد بھی نہیں چھوڑ سکتے۔کہہ کر اس نے اپنی انکھوں کا رخ پری کی جانب کیا۔اسے جادو سے ایک پنجرے میں قید کر دیں۔اسے بھی پتہ ہونا چاہیے قید کس دوزخ کا نام ہے۔حور نے نفرت بھری نگاہ اس لڑکی پر ڈالی۔جو کہ اب بھی بے سود زمین پر پڑی تھی۔یہ انجام تھا اس کے دھوکے کا۔یہی سزا تھی برائی کی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

چند لمحے بعد پری اس لڑکی کو قید کر چکی تھی۔ وہ لوہے کے پنجرے میں قید تھی۔

اس سے چند قدم کی دوری پر حور ایک غیر مرائی نقطے کو گھورتے ہوئے کہیں گم تھی۔ کانچ سی بھوری انکھیں بہنے لگیں۔ گہری بوری انکھوں اس کے دل میں گھر کر چکی تھیں۔ کیا وہ ساری عمر وہیں قید رہے گا۔ حور نے خود سے سوال کیا۔ کچھ دیر وہ لاجواب رہی۔

نہیں۔۔۔۔ حور اسے قربان ہونے نہیں دے گی۔ یہ ہماری جنگ ہے۔ میں اسے استعمال نہیں کر سکتی۔ میں بچاؤں گی اسے۔ ایک پتھر کو واپس انسان میں بدلنے کے لیے دوسرے انسان کو قربانی دینا پڑتی ہے ناں۔ میں۔۔۔ میں یہ قربانی دوں گی۔ میں میرے حاطب کو بچاؤں گیں۔ وہ خود سے باتیں کر رہی تھی۔ اس کے ذہن میں جھماکا ہوا "میرے حاطب" اس کے ذہن میں دوبارہ گونجا۔ تو وہ مسکرادی۔ اب اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے ارادے چٹان سے بھی زیادہ م لگ رہے تھے۔ اسے اپنی محبت کو بچانے کے لیے خود کو قربان کرنا تھا۔ محبت ہوتی بھی تو قربانی ہی ہے نا۔ محبت تو دل میں اٹھتی ٹیسوں کا نام ہے۔

جلدی پتہ کرو واجد کہاں گیا ہے؟ ملکہ غصے اور پریشانی کی ملے جلے تاثرات لیے بولیں۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

واجد یہاں ہے۔نسا کے جواب دینے سے پہلے کسی اور نے جواب دیا تو ملکہ اور نسا نے فورا بیرونی دروازے کی طرف نظریں ٹکالیں۔دروازے سے ایک ہیولا اندر داخل ہوا۔تو ملکہ اور نسا غور سے دیکھنے لگی۔ مگر اس کا چہرہ غیر واضح تھا۔ملکہ نے جادو سے سارے محل کی اتش دانوں میں ایک ہی جھٹکے سے اگ جلائی تو وہ چہرہ واضح ہوا اب محل کا منظر کافی تاریخی لگ رہا تھا۔۔بڑے بڑے سفید پروں میں وہ ننھی سی پری لگ رہی تھی۔اس کی ہلکی سبز انکھیں رونے کے باعث بوجھل دکھائی دے رہی تھیں۔وہ اکیلی نہیں ائی تھی۔وہ زخمی ہوئے واجد کو گھسیٹتی ہوئی محل میں لا رہی تھی۔اس کے نیلے اسمانی بال اس کے کندھے پر جھول رہے تھے۔

یہ ہے تمہارا پالتو کتا۔۔۔اگر بچا سکتی ہو۔۔۔تو بچالو۔گل نے نفرت سے ملکہ کو للکارا۔ملکہ نے دور سے ہی گل پر وار کرنا چاہالیکن گل نے سیکنڈ کے دسویں حصے میں تیز رفتاری سے اپنے اور واجد کے گرد جادو سے دائرہ بنالیا۔واجد پہلے ہی ادھ مراد کھائی دے رہا تھا۔اس کے بدن پر جلن کے نشان تھے۔جیسے اسے اگ کے گولے مار مار کر بے حال کر دیا گیا ہو۔محل کے سپاہی بھی چوکنا تھے۔پر وہ دائرہ پار کر کے گل تک پہنچنا ممکن تھا۔چند لمحے پہلے گل ملکہ کا روپ دھار کر کے دھوکے سے واجد کو لے اڑی تھی۔

تم یہ حماقت نہیں کرو گی۔لڑکی۔۔۔ملکہ غصے سے غرائی۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

تم جو کر سکتی ہو۔۔۔ کر لو۔۔۔ جس باپ کو بلا سکتی ہو بلا لو۔ لیکن اج تم اسے نہیں بچا پاؤ گی۔ گل نے اسے چیلنج کیا۔ پھر اس نے جادو سے خنجر تیار کیا۔

رک جاؤ۔ اس کا انجام بھیانک ہو گا۔ ملکہ پھر چلائی۔ گل نے ایک نہ سنی اور وہ خنجر پوری قوت سے واجد کی ایک سینے میں کھونپ دیا۔ تو واجد کے چلانے کی اواز پورے محل میں گونجی۔

یہ میرا امان توڑنے کے لیے۔۔۔ بھائی کہتی تھی نا تمہیں۔۔ بولو۔۔۔ وہ تڑپ رہا تھا۔ پر وہ بھی تو انگاروں پر چل رہی تھی۔ جس کا باپ اس کی انکھوں کے سامنے قتل کر دیا گیا تھا۔ اس نے ایک اور خنجر اس کے سینے میں اتارا۔

یہ میرے ماں باپ کو کڈنیپ کرنے کے لیے۔ وہ چلائی۔ گل کے دل میں کچھ ٹوٹ رہا تھا۔ اتنے عرصے سے جسے وہ بھائی سمجھتی تھی وہ تو ایک ناسور نکلا۔ اس نے تیسرا خنجر پوری قوت سے اس کے گردن پر مارا تو اس کی گردن بدن سے جدا ہو گئی۔ یہ میرے بابا کا قتل کرنے کے لیے ۔ گل نے چلاتے ہوئے کہا۔ اس کے دل میں کہیں ملال تھا اس کی انکھوں سے ایک انسو ٹپکا۔

گل نے جادوی دائرہ ختم کیا اور باہر جانے کے لیے مڑی۔

محل کا دروازہ بند کر دوں۔ یہ یہاں سے نکل نہ پائے۔ ملکہ نے غصے سے حکم دیا۔

WWW.NOVELSCLUBB.COM FB/INSTA:NOVELSCLUBB

جاری ہے۔۔

اگلی قسط آئندہ ماہ انشاءاللہ۔

_ اپنا ریویو دینے کے لیے میری انسٹا آئی ڈی

@ameer_writing

پر ڈی ایم کریں۔ شکریہ۔

www.novelsclubb.com

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842